عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۲۴
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آدابِ تلاوت قرآن مجید
جب تم قرآن شروع کرو تو
شیطان مردود کے
وسوسوں سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

رائے ونڈ کا عالمی تبلیغی اجتماع
اس عظیم عمل کے شروع میں صرف
چند افراد شامل ہوتے تھے لیکن آج
یہاں لاکھوں افراد کا ایک شہر آباد ہوتا ہے

سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے
زیر اہتمام مورخہ ۱۷، ۱۸ اکتوبر سنہ 1991ء
منعقدہ مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں
منظور کی جانیوالی قراردادیں

قادیانیت کیا ہے
؟
مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعوی
کر کے اپنی اور اپنے پیروکاروں کی دنیا و
آخرت دونوں برباد کر کے رکھ دیں

مرزا قادیانی کے درجہ بہ درجہ دعوے
مجددیت کا دعویٰ کرنے کے بعد جلد ہی اس نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا

MIRZA, THE QADIYANI, AND THE BRITISH

آدابِ تلاوتِ قرآنِ مجید

جب تم قرآن شروع کرو تو شیطان مردُود کے وسوسوں سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

حضرت قتادہ کا کہنا ہے اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جو خوش آواز نہ ہو۔ نبیوں کیلئے آواز بڑی اہمیت رکھتی ہے اگر خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے وہ خوش آواز نہ ہوں تو رشد و ہدایت کا کام اچھے طریقے سے انجام نہ پائے گا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آپ کو بھی خوش آواز بنا کر بھیجا۔ آپ قرآت میں لحن نہیں کرتے تھے لیکن کسی قدر کھینچ کر پڑھتے تھے حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کس طرح؟ تو آپ بسم اللہ کھینچ کر پڑھا پھر رحمٰن کو کھینچا اور پھر رحیم کو لمبا کر کے پڑھا اور کہا حضور اکرم اس طرح قرآت فرمایا کرتے تھے طبقات کبیر میں بالکل اس سے ملتی جلتی روایت حضرت ام سلمہ کی بھی ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت سفر میں دیکھا آپ اونٹ یا اونٹنی پر سوار تھے۔ راستے میں سورۃ فتح کی تلاوت فرماتے رہے آپ نرم آواز سے ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے ترجیع یعنی آواز گھما کر حلق میں ہر ڈال کر پڑھنا۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ قرآن واضح طور پر پڑھو ایک اور موقع پر فرمایا گیا۔ ہے ہم نے قرآن تفصیل سے بیان کیا تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں۔

تلاوت کے آداب کے بارے میں حضور اکرم کا ارشاد ہے۔ قرآن پاک کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔ جو قرآن کو اچھی آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ اگر ریا کا ڈر نہ ہو تو آواز سے پڑھنا افضل ہے اگر یہ ڈر ہو یا دوسرے کی نماز میں خلل آتا ہو تو آہستہ پڑھو۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی چھپا کر صدقہ دے زبانی پڑھنے سے دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔

ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود سے حضرت مرتبت نے ارشاد فرمایا..... اے عبداللہ مجھے قرآن سناؤ..... واہ کیا خوش نصیبی تھی کہ جس پر قرآن اترا اسی ذات والاقدس و اعلیٰ کا تقاضا تھا کہ عبداللہ کی زبان سے اللہ کا کلام سنے حضرت عبداللہ بن مسعود نے عرض کی یا رسول اللہ! میں بھلا آپ کو کیا قرآن سنا سکتا ہوں آپ پر تو اتارا گیا ہے ارشاد ہوا ہاں لیکن تم سناؤ۔ بخاری ہی میں ایک جگہ ارشاد مبارک ملتا ہے کہ مجھے دوسروں سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے تعمیل حکم میں ابن مسعود نے سورہ نسا کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچے جس کا مطلب ہے کیا حال ہوگا جب کہ ہر امت سے گواہ بلائیں گے اور تجھے اے محمد ان لوگوں پر گواہ لا دیں گے تو ارشاد ہوا بس کرو آپ نے تلاوت روک دی نظریں اٹھائیں تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ ایک ارشاد رسالت پناہ کا یہ بھی ملتا ہے: قرآن پڑھا کرو اور رویا کرو!

حضور اکرم تلاوت کلام پاک سے پہلے تعوذ ضرور پڑھتے تھے۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم سورہ نحل میں (رکوع ۱۳) ارشاد ہے۔ جب تم قرآن شروع کرو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو! زاد المعاد میں ہے آپ کھڑے کھڑے بیٹھ کر لیٹ کر وضو اور بغیر وضو کے پاکی کی حالت میں قرآن پڑھ لیتے اور اس کی تلاوت سے منع نہ فرماتے تھے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ حضور اکرم کی تلاوت ایک ایک آیت کے وقفے سے ہوتی تھی۔ اگرچہ آیت کا تعلق بعد کی آیت سے کیوں نہ ہو پھر آیت کے آخر میں ٹھہرنا افضل ہے امام بیہقی نے بھی (شعب الایمان) میں یہی لکھا ہے۔ معمول تھا کہ ماہ رمضان المبارک میں آپ ہر سال شروع سے آخر تک کلام اللہ کا دور فرماتے

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس سے کئی روایتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کم قرآن پڑھنا جلدی جلدی پڑھے جانے والے طویل ورد سے بہتر ہے۔ قرآن عمل کے لئے اتارا گیا ہے اس لئے اس کی تلاوت کو عمل سمجھنا چاہئے۔ جسے تلاوت کے وقت سمجھ کر پڑھنے اور کلام اللہ کے مطالب پر غور کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے ثواب کا کیا پوچھنا۔ یہ سنت موکدہ ہے۔ حضور اکرم ترتیل سے تلاوت فرماتے تھے یہاں تک کہ سورت طویل سے طویل تر ہو جاتی اور صبح تک ایک ایک آیت پر کھڑے رہتے

SSSSSS

آیئے خوشخطی سیکھیں

آج کل خواہ اسکول ماسٹر ہو یا کوئی افسر۔ اس کا خط اچھا نہیں اور نہ ہی سکولوں اور مدرسوں میں خوشخطی سکھائی جاتی ہے ہم قارئین ختم نبوت کیلئے یہ پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے ذریعے آپ گھر بیٹھے اپنا خط خوبصورت بنا سکتے ہیں۔ اس سلسلے آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں کہ کیا یہ سلسلہ بہتر رہے گا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۶ تا ۱۲ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ نومبر ۱۹۹۱ء (شمسی) | شمارہ نمبر ۲۴

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: آداب تلاوت قرآن مجید ــــــ ۲
۲: احساسات وجذبات (نظم) ــــــ ۴
۳: اداریہ ــــــ ۵
۴: عالمی تبلیغی اجتماع ــــــ ۶
۵: سونا چاندی کے کاروباری مسائل (آخری قسط) ــــــ ۸
۶: حق کو تو ظاہر ہونا ہی ہے ــــــ ۱۱
۷: ختم نبوت کانفرنس ــــــ ۱۳
۸: مرزا قادیانی کے درجہ بدرجہ دعوے ــــــ ۱۴
۹: حضرت مولانا غلام ربانی کی وفات ــــــ ۱۴
۱۰: قادیانیت کیا ہے! ــــــ ۱۸
۱۱: لفظ خدا کے بارے میں غلط تحقیق کا جواب ــــــ ۲۰
۱۲: کتاب وسنت کی اہمیت ــــــ ۲۰
۱۳: حضرت کعب بن مالک رضؓ ــــــ ۲۱
۱۴: اخبار ختم نبوت ــــــ ۲۲
۱۵: گناہ اور اس کی سزا ــــــ ۲۳
۱۶: مرزا دی قادیانی اینڈ دی بیر تھیش (انگلش) ــــــ ۲۷

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

احساسات وجذبات

بڑا خوبصورت ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
حریم مسرت ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
ہمیں اس کے اِک اِک صفحے سے ہے الفت
کہ باغ الفت ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
فروزاں یہاں دیپ ہیں آگاہی کے
نشان سعادت ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
مہکتا ہوا علم کا اِک گلستان ہے یہ
دبستان حکمت ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
سدا ٹائیٹل پہ اس کے کھلتی ہیں نئی کلیاں
اسلام کی خوشبوؤں سے معطر ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
بڑے شوق سے پڑھتے ہیں ہم اس کو
پسند طبیعت کو ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
سمیٹیں یہاں سے الفت خاتم الانبیاءؐ ہم
قندیل روشن ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
اس سے ہم میں کفر کے خلاف جذبہ ابھرتا ہے
کہ کفر کیلئے برہنہ تلوار ہے رسالہ ختم نبوت اپنا
بناتا ہے ہم کو شمع ختم نبوت کا پروانہ
بڑھاتا ہے ذہانت رسالہ ختم نبوت اپنا
ہمیں کیوں نہ ہو فاروقی اس سے محبت
مٹاتا کفر ہے رسالہ ختم نبوت اپنا

محمد عاشق حسین فاروقی۔ کنڈیارو

دینی کاموں میں مداخلت پر
پی آئی اے کے قادیانی افسر کو برطرف کیا جائے

پی آئی اے کے بہت سے شعبوں میں سے ایک شعبہ ویلفیئر ڈویژن کا بھی ہے۔ اس شعبہ کے دائرہ اختیار میں پی آئی اے کے جملہ کینٹین، ہسپتال اور ویلفیئر سے متعلق دیگر بہت سے اداروں کے انتظام و انصرام کے امور آتے ہیں۔

اسلام کے نام پر ووٹ لے کر اقتدار کے ایوانوں تک رسائی حاصل کرنے والی موجودہ حکومت کے بہت سے غیر اسلامی اقدامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قومی ائرلائن کے اس اہم شعبہ کے جنرل منیجر کے عہدے پر ایک کٹر قادیانی "تبسم منہاس" کے تقرر کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔

پی آئی اے میں ایک شعبہ اسلامیات بھی ہے جو ہر قسم کے مذہبی امور کا ذمہ دار ہے، مگر ایک عرصے سے اس شعبے کو مکمل طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

سیرت النبی ﷺ کا جلسہ ہو یا حج و عمرے کا مسئلہ، کفن دفن کا معاملہ ہو یا عیدین کے موقع پر گراؤنڈ میں ہونے والے انتظامی امور، یہ تمام امور ویلفیئر ڈویژن کے تحت تبسم منہاس ہینڈل کرتا ہے۔

مرحوم جنرل ضیاء الحق نے تمام سرکاری اداروں پر یہ امر لازمی کر دیا تھا کہ وہ ہر سال سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کریں۔ اس حکم نامے پر اسی وقت سے عمل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ دیگر اداروں کی طرح قومی ائرلائن بھی ہر سال اس "کانفرنس" کا اہتمام کرتی ہے۔

اسی سلسلے کی ایک "کانفرنس" ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ہوئی۔ اور اس کے انتظامی معاملات کی نگرانی یہی قادیانی "جنرل منیجر" کرتا رہا۔ جس سے عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات بالعموم، اور قومی ائرلائن کے ملازم مسلمانوں کے جذبات بالخصوص مجروح ہوئے۔ سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد ایک قادیانی کی زیر نگرانی کرانا دودھ کی حفاظت بلی سے کرانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" پر ڈاکہ مارا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کانفرنس کرنے کے کس طرح مجاز ہو سکتے ہیں؟

لہٰذا حکومت یہ انتظامات فی الفور کسی مسلمان کے حوالے کر کے اپنی مذہبی و آئینی ذمہ داریاں پوری کرے۔ کیونکہ خالص قسم کے دینی و مذہبی امور کو شعبہ اسلامیات سے لے کر قادیانی جنرل منیجر کے حوالے کرنے کی منطق ناقابل فہم ہے۔ جب ہمارے آئین میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا جا چکا ہے تو ایسی صورت میں اسلامی امور کا ایک قادیانی کے حوالے کیا جانا آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اقدام کر کے آئین کے محافظوں نے آئین پر شب و خون مارا ہے۔ اسی طرح پی آئی اے ماڈل اسکول کا سیکریٹری بھی یہی قادیانی ہے۔ اس اسکول میں مسلمان بچے پڑھتے ہیں۔ اور یہ قادیانی یقیناً ان بچوں کے مذہبی رجحانات کے لئے خطرہ ہے۔

ہم اسلامی نظام کی علمبرداری کی دعویدار حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قومی ائرلائن کے وجود میں موجود اس "ڈائرس" کو نکال باہر کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کلاں یہ "وائرس" قومی ائرلائن کے وجود میں کینسر کا سبب بن جائے۔

(مزید تفصیلات آئندہ شمارہ میں پیش کی جائیں گی۔)

رائے ونڈ کا

عالمی تبلیغی اجتماع

اس عظیم عمل کے شروع میں صرف چند افراد شامل ہوتے تھے لیکن آج یہاں لاکھوں افراد کا ایک شہر آباد ہوتا ہے

۱۴ر نومبر ۱۹۹۱ء سے رائے ونڈ کا عالمی تبلیغی اجتماع شروع ہو رہا ہے اس اجتماع کی خاموش مگر بھرپور تیاری ہو رہی ہے۔ اللہ کے مقبول و نیک بندے اس اجتماع کی پوری دنیا میں آواز لگا رہے ہیں۔ دنیا اور اس کی پرفریب رنگینیوں سے بے پرواہ بے ہوش مگر باحوصلہ دین کے داعی اپنے اس عظیم عمل میں مصروف ہیں۔ رائے ونڈ کے اس اجتماع میں شروع کے اندر صرف چند محدود سے افراد شامل ہوتے تھے۔ یہ محنت جاری رہی اور آج یہ عالم ہے کہ پورے انتظامات ناکافی ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں افراد کا چند دنوں کے لئے عظیم شہر آباد ہوتا ہے۔ اس عظیم شہر میں مادیات نہیں بلکہ روحانیت ہی روحانیت ہوتی ہے۔

یہاں تو ہر سو کل جم غفیر کا نظارہ ہوتا ہے۔ چہار اطراف سے انسانوں کے قافلے کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ ان آنے والے عظیم انسانوں کی زبانیں اللہ کے ذکر سے تر ہوتی ہیں اور دل فکر سے معمور ہوتے ہیں۔ اس مبارک اجتماع میں رحمت الٰہی کے نزول کا مشاہدہ ہو رہا ہوتا ہے۔ پورے اجتماع پر سکون و وقار کی چادر تنی ہوتی ہے۔ کسی جگہ کوئی جھگڑا نہیں گالی گلوچ نہیں ہوتی۔ راتوں کو اکثر مجمع اللہ کے حضور دعا و نیاز میں مصروف ہوتا ہے۔ لوگ رو رو کر گڑگڑا کر امت کی ہدایت کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ نماز کے وقت صفیں بالکل سنت کے مطابق درست کی جاتی ہیں اگر ایک سرے سے دیکھیں تو کہیں ختم نظر نہ آئے مجمع حد نگاہ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ نماز کے وقت یہ منظر ہوتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

جب علماء کرام و بزرگان دین بیان فرماتے ہیں تو اکثر لوگ ہمہ تن متوجہ ہو کر بیان سنتے ہیں اور دلوں کو سکون پہنچاتے ہیں۔ عربی عجمی بھر بھر یوں میں ہر ملک کے باشندے مجمع میں سے پاکستان، ایران، افغانستان، ملائشیا، انڈونیشیا، جاپان، روس، بنگال، برما، سری لنکا، یورپ کے باشندے انگلینڈ، فرانس، جرمنی، ناروے، سویڈن، افریقی ممالک نائیجیریا، تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا وغیرہ براعظم امریکہ ہر ہر ملک کے افراد مختلف لباسوں میں ملبوس مختلف زبانوں والے، مختلف ثقافتوں کے حامل صرف اسلام کے رشتہ کی نسبت سے جمع ہو کر اخوت و بھائی چارگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ہزاروں لوگ مختلف اشیاء کے اسٹال لگا کر اپنی روزی کماتے ہیں۔ اس اجتماع سے ایمان و یقین کی محنت پر ترغیب و دعوت کے ذریعے تیار کر کے پوری دنیا میں جماعتیں روانہ کی جاتی ہیں۔

پیدل، ڈیڑھ سال کی اللہ کی راہ میں نکلنے والی بیسیوں جماعتیں ہوتی ہیں۔ اجتماع پر مختلف جماعتیں بنائی جاتی ہیں، بعض جماعتوں کا کام صرف ذکر اللہ کرنا ہوتا ہے، بعض جماعتیں مجمع جوڑنے والی ہوتی ہیں۔ بعض جماعتیں تشکیل دینے والی ہوتی ہیں۔ اجتماع کے لئے چھوٹا سا ٹیلیفون ایکسچینج بنایا جاتا ہے اس سے پوری دنیا سے رابطہ قائم رکھا جاتا ہے۔ بعض جماعتیں پہرے کی ہوتی ہیں جو اللہ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے راتوں کو جاگتے ہیں۔ پورا اجتماع مساوات محمدیؐ کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے۔ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، افسر ہو یا ماتحت، سبھی خاک پر اپنے بسترے ڈالے ہوئے اپنی ہستی کو لٹائے ہوتے ہیں۔ لاکھوں کے اس اجتماع میں سکون و وقار کا ہونا اس اجتماع کی کرامت ہے۔

حضرت مولانا الیاسؒ کی کرامت....

مبلغ اسلام، داعی حق، عالم ربانی، مجدد اسلام حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ تڑپ تھی یہ اضطراب تھا کہ امت حضورؐ کے دعوت والے مشن کو چھوڑنے کی وجہ سے ہر قسم کی پریشانیوں و تنزلی میں مبتلا ہے۔ حضرت مولانا الیاسؒ نے اپنے اس پیغمبرانہ عمل کا آغاز ہندوستان کی ایک غریب ان پڑھ بستی میوات سے شروع فرمایا۔ کسے معلوم تھا کہ یہ عظیم ولی کی فراست ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ کام پوری دنیا میں متعارف ہو گا۔ حضرت مولاناؒ نے اس کام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں سے یہ خیال و یقین نکالنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اللہ کا دین دنیا اور اس کے اسباب کا محتاج نہیں ہے۔ حضرتؒ فرماتے تھے کہ دین حکومت و مال و فوجوں کا محتاج نہیں بلکہ یہ خود دین کے محتاج ہیں۔ دین کا کام کرنے کے لئے مال و دولت کی ضرورت نہیں بلکہ جب خالص اللہ کے لئے دین کا کام کیا جائے گا تو دنیا خود بخود قدموں میں آگرے گی یہ مولاناؒ کا اخلاص ہے کہ آج پوری دنیا میں تبلیغی جماعتیں پھر رہی ہیں، اللہ کا دین ہر در و دیوار پر دستک دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں گرجے مساجد میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ لوگ اسلام میں آنے کے لئے بے قرار ہیں مگر مسلمانوں کے اعمال دیکھ کر بدظن ہو جاتے ہیں اس لئے مولاناؒ فرماتے تھے کہ پہلے مسلمان اپنی اصلاح کریں، پھر غیر مسلم

رق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔

بے وجہ عناد :۔ دعوت وتبلیغ کے اس عظیم عمل کی قبولیت دیکھ کر بعض فتنہ پرور لوگ مسلمانوں کو اس عمل سے دور کرنے کے لئے تبلیغ کے نام سے جماعتیں بنا کر مقابلہ بازی کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ خواہ مخواہ کا عناد چھوڑ کر اس عظیم عمل میں شریک ہو جائیں یا کم از کم بلا وجہ کی مخالفت چھوڑ دیں۔ ورنہ وہ خدا کی پکڑ سے نہ بچ سکیں گے اور دنیا و آخرت میں روسیاہی ہوگی۔ دعوت کا یہ عمل اللہ کا کام ہے لہٰذا اس کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہے اللہ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب :۔ یہ بھی حضرت مولانا محمد الیاسؒ نور اللہ مرقدہٗ کی کرامت ہے انہوں نے عاشق رسول ولی کامل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا تھا کہ فضائل اعمال پر کوئی کتاب لکھیں۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث نے فضائل اعمال کی کتاب لکھی جس کا پہلے تبلیغی نصاب نام تھا۔ یہ کتاب قرآن پاک کے بعد پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے اکثر دنیا کی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ بار بار اس کتاب کے پڑھنے سے جی نہیں اکتاتا بلکہ اعمال نبویؐ بجا لانے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اس کتاب کے زیادہ پڑھے جانے حرز جان بنانے سے اس کے مصنف و مؤلف کے خلوص کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث سچے عاشق رسولؐ تھے مدینہ منورہ کی موت کی ہمیشہ دعائیں فرماتے تھے۔ اللہ نے اپنے سچے مخلص بندے کی دعا قبول فرمائی۔ مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں قبر کی جگہ ملی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ۔
تانہ بخشد خدائے بخشندہ ہ

تبلیغی جماعت اور چھ نمبر :۔ تبلیغی مشن خالص محمدی مشن ہے اس لئے داعیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ چھ اہم اعمال کو بیان فرمائیں اس کو اپنائیں اسی پر عمل کریں۔ جب امت چھ عظیم اعمال کو اپنا لے گی تو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔ ان چھ اعمال پر کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں۔ اول کلمہ توحید۔ دوم نماز۔ سوم علم وذکر۔ چہارم اکرام مسلم۔ پنجم اخلاص نیت۔ ششم دعوت الی اللہ۔ واقعی یہ اعمال اسلام کے بنیادی اعمال ہیں اس میں سب سے پہلے عقیدہ کی درستگی شرک و کفر سے توبہ کرنا ہے۔

آج لاکھوں لوگ جماعت میں لگ کر کفر و نافرمانی کی زندگی سے توبہ تائب ہو چکے ہیں۔ ہزاروں لوگ جو ناقابل اصلاح سمجھے جاتے تھے۔ وہ اس کام میں لگ کر خود بھی سدھر گئے اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ بھی بن گئے۔ اس کام میں لگ جانے سے دنیا کی محبت ختم ہوتی ہے آخرت کی تیاری کا فکر لگ جاتا ہے اور انسان کی زندگی خوشگوار و پر سکون بن جاتی ہے۔ یہ کام ہر مسلمان کا کام ہے اور اسی کام میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس کام میں لگ جائے۔ اس کا حشر حضورؐ کے ساتھ ہوگا کیونکہ وہ حضورؐ کا کام کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کام میں لگنے کی ہر مسلمان کو توفیق عطا فرمائیں (آمین)

تحریکِ ختمِ نبوت 1953

ترتیب و تحقیق:

مولانا اللہ وسایا

☆ اکتوبر ۱۹۳۴ء قادیان سے ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء لاہور تک کے حالات و واقعات کا بصیرت افروز تجزیہ ☆ ملتان فائرنگ کیس ☆ آل پارٹیز مجلس عمل کا قیام ☆ جہانگیر پارک کراچی میں ظفر اللہ خاں قادیانی کے جلسہ پر پتھراؤ ☆ قادیانیوں کے خلاف جلسے' جلوس اور ہڑتالوں کا لا متناہی سلسلہ ☆ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کو نوٹس ☆ حضرت امیر شریعت' مولانا ابو الحسنات" اور مجلس عمل کے دیگر راہنماؤں کی گرفتاریاں ☆ امت مسلمہ کا احتجاج اور لیگی حکومت کا ظلم ☆ لاہور میں مارشل لاء ☆ اعظم و ناظم کا ظلم و ستم ☆ مرزائیوں کی بربریت ☆ عاشقان ختم نبوت کے سینے اور سفاکوں کی گولیاں ☆ لاہور میں پاسبانان ختم نبوت کا قتل عام ☆ گولیوں کی بوچھاڑ اور لاشوں کے انبار ☆ عشق مصطفیٰ کے لئے خاک و خون میں تڑپنے والے شہداء کی ایمان پرور' جہاد آفرین داستانیں ☆ حق کی للکار' باطل کا فرار ☆ رسوائے زمانہ جسٹس منیر کی قادیانیت نوازی' انصاف کا خون ☆ تحریک کے راہنماؤں کی جرات رندانہ ☆ سینکڑوں عنوانات ☆ ہزاروں کہانیاں ☆ مجلس عمل کا عدالت میں باطل شکن تحریری بیان ☆ عدالت کے مرزائیوں سے سوالات 'مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مولانا محمد علی جالندھری" کا تاریخی جواب الجواب ☆ کتاب کے ہر صفحہ پر حقائق کا انبار ☆ تاریخ نے راز اگل دیئے' جس سے مرزائیت عریاں ہو گئی ☆ تحریک کے مخالفین کا انجام ☆ تحریک کی صوبہ جاتی رپورٹیں ☆ پنجاب کے اضلاع میں تحریک کی رفتار ☆ لاکھوں سرخرو چہرے' بیسیوں مکروہ مہرے ☆ ایک ایسی تاریخی اور مستند دستاویز جس سے حق کا بول بالا ہوا اور دشمن کا منہ کالا ہوا ☆ حضرت لاہوری" کا اہل جنت سے خطاب ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ ایک قرض و فرض کی ادائیگی ☆ رشحات قلم' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری" ☆ قائد احرار ماسٹر تاج الدین انصاری" ☆ قائد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمود" ☆ شیر اسلام' مولانا غلام غوث ہزاروی" ☆ وکیل ختم نبوت' مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش درانی

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھئے

کمپیوٹر کتابت ☆ عمدہ کاغذ ☆ اعلیٰ طباعت ☆ بہترین جلد ☆ صفحات 912 ☆ قیمت ر 100 روپے ☆ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ☆ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ :۱ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان پاکستان فون = ۴۰۹۷۸۔
۲ مکتبہ سید احمد شہید" ۔ ۲۱ ۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون = 228196

سچے امانت دار تاجر انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے

سونا چاندی اور اس کے زیورات کے کاروباری مسائل

قرآن وسُنّت کی روشنی میں

آخری قسط

عبد ضعیف شمیم احمد عرض کرتا ہے کہ آج مجھے زیورات کا کاروبار کرتے ہوئے کم وبیش تقریباً بارہ سال ہوگئے۔ لیکن پچھلے سال یہ بات علم میں آئی کہ دین کی رو سے "سونے چاندی کی خرید وفروخت اُدھار حرام ہے"! اس وقت یہ بات ہمارے ایک کاروباری ساتھی نے بتائی تھی جس کو ہم نے قابل توجہ نہیں سمجھا جو کہ سراسر نالائقی تھی۔ کچھ دن پہلے ہمارے کاروبار سے متعلق اخبار جنگ میں مفتی عبدالسلام صاحب کا ایک مضمون چھپا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ نقل کی گئی جس کا مفہوم کم وبیش یوں تھا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب ان کا جنس کے ساتھ جنس کا تبادلہ ہو تو کمی بیشی سُود میں شمار ہوتی ہے۔ ان پانچ چیزوں میں سونا چاندی بھی شامل ہے ... اور ہم یہ جانتے ہیں کہ جب زیورات کے بدلے زیورات کا تبادلہ ہوتا ہے تو ہم اس چیز کا اہتمام بالکل نہیں کرتے۔ صاحبو! یہ پڑھ کر کچھ تشویش ہوئی کہ کاروبار سے متعلق دین کے احکامات معلوم ہوں۔ اس کے بارے میں اپنے کچھ احباب سے مشورہ ہوا تو یہ طے ہوا کہ نہ صرف یہ احکامات معلوم کیے جائیں بلکہ نفع عام کے لیے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ اس سلسلے میں ترتیب یہ بنی کہ کاروبار سے متعلق جن جن احباب کے ذہن میں جو سوال ہے وہ جمع کرکے ہمیں دے دیں تاکہ اس بارے میں ان طریقوں کا جائز یا ناجائز ہونا معلوم کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے مرشد شیخ مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے مشورہ کیا تو حضرت والا نے میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے مفتی محمد عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم کے پاس بنوری ٹاؤن بھیجا۔ جہاں سے یہ سارے جوابات حاصل کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر محترم بھائی ممتاز احمد صاحب (رومی جیولرز) اور بھائی ممتاز نسیم صاحب (دالاعظم جیولرز) کی محنتوں کا تذکرہ کیا جائے تو یہ زیادتی ہوگی۔ ان احباب کی کوششوں، محنتوں اور دعاؤں کا ایک کتاب کو شائع کرنے میں سو فیصد حصہ ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہم سب کیلئے نافع بنائے اور ہم سب کو حرام سے بچاکر حلال حاصل کرنے والا بنائے۔ اور آخر میں بندہ ناچیز شمیم احمد اور جناب بھائی ممتاز احمد اور بھائی ممتاز نسیم استدعا کرتے ہیں کہ ہم سب محتاج دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کیلئے اور ہمارے والدین کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین

۱۸: منافع کی شرح

الاستفتاء

کسی بھی کاروبار میں نفع کی زیادہ سے زیادہ حد کیا ہو سکتی ہے۔ شریعت نے کچھ شرح مقرر کی ہے یا ہر شخص کو اختیار ہے کہ جتنا چاہے منافع لے لے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

منافع کی کوئی شرح متعین از رُوئے قرآن وسنت نہیں ہے البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ مارکیٹ میں چالو قیمت فروخت سے دگنی یا اس سے زیادہ نہ ہو۔

مثلاً ایک چیز کی قیمت شہر کے مختلف علاقوں میں مختلف ہیں ۲۰ سے ۳۰ تک ہے تو ان مذکورہ نرخوں میں سے کسی دام پر فروخت کرنا بلاکراہت جائز ہے البتہ شہر کے مختلف رائج قیمتوں سے زائد قیمت پر فروخت کرنا غبن فاحش ہے جو کہ مکروہ ہے۔

۱۹: قرآنی آیات اور اللہ کا نام لکھے ہوئے لاکٹ

الاستفتاء

سونے اور چاندی کے ایسے لاکٹ بھی بنتے ہیں جن پر قرآنی آیات اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے ایسے لاکٹوں کا بنانا بیچنا اور پہننا جائز ہے کہ نہیں اور اگر جائز ہے تو ان کو بنانے کے لئے آگ پر تپانا پڑتا ہے اور تیزاب سے ابالنا پڑتا ہے۔ کیا قرآنی آیات اور اللہ کا نام لکھے ہوئے لاکٹوں کو آگ پر تپانا جائز ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے ناموں پر مشتمل سونا اور چاندی کی چیزیں تیار کرنا بلاضرورت شدیدہ مناسب نہیں، اس سے بے احترامی ہوتی ہے۔

۲۰: زکوٰۃ کا مسئلہ

الاستفتاء

زکوٰۃ کے ضمن میں مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت مطلوب ہے:

سونے کی زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

زکوٰۃ کا نصاب سونے کے لئے ۲۰ مثقال مساوی ساڑھے سات تولے سونا ہے۔

الاستفتاء

سونے کی زکوٰۃ مال کی شکل میں ادا کرنا ضروری ہے یا نقد رقم کی صورت میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

سونا یا نقدی یا دوسری اشیاء کی صورت میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

الاستفتاء

سونے کی زکوٰۃ کی شرح کیا ہے۔ مال کا ۲½ فیصد یا کچھ اور۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں نکالنا ضروری ہے ۲۰ مثقال میں نصف مثقال زکوٰۃ واجب ہے یا اس کی قیمت دینا واجب ہے۔

الاستفتاء

زکوٰۃ کی ادائیگی سال کے کس حصہ میں کی جائے۔ اس سلسلے میں شرعاً کچھ پابندی ہے یا ہر شخص اپنی مرضی سے کوئی بھی مہینہ یا دن مقرر کر سکتا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

زکوٰۃ کی ادائیگی اسلامی مہینہ رمضان المبارک میں کرنا اور سال کی ابتدا وانتہا کے لئے رمضان المبارک کو میعاد مقرر کر لینا سنت ہے اور زیادہ ثواب کی بات ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی مہینہ کو مقرر کرنا جائز ہے۔ البتہ خلافِ سنت ہے۔

الاستفتاء

زکوٰۃ کے مستحق کون لوگ ہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

قرآن کریم کے اندر سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۶۰ میں جن کا ذکر آیا ہوا ہے وہ لوگ زکوٰۃ اور تمام صدقات کے مستحق ہیں۔

الاستفتاء

آیا کسی شخص کو مال زکوٰۃ میں سے اتنی رقم دی جاسکتی ہے کہ وہ بھی صاحبِ نصاب ہو جائے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

جب ضرورت مند ہو، تو دے سکتے ہیں۔

الاستفتاء

اگر بیوی مال دار ہو اور شوہر نادار ہو تو کیا شوہر کو مال زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

دی جاسکتی ہے۔

الاستفتاء

کسی شخص کو بغیر نشاندہی کئے ہوئے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

مستحق ہے تو دے سکتے ہیں۔

الاستفتاء

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے عام طور پر زیورات کا کاروبار کرنے والے لوگ حسبِ ذیل طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ تمام زیورات کی قیمتِ فروخت مقرر کی جاتی، تمام جواہرات کی قیمت لگائی جاتی ہے اور دیگر اثاثوں کا حساب کیا جاتا ہے اور کل رقم کا ۲½ فی صد حساب رکھتے ہیں۔ عام طور پر یہ کام رمضان المبارک میں کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں معلوم یہ کرنا ہے کہ:

نگینوں اور جواہرات پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

جب وہ تجارت کے لئے ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

الاستفتاء

سواری یعنی گاڑی، موٹر سائیکل اور اسکوٹر وغیرہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

تجارت کے لئے ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

الاستفتاء

دوکان کی پگڑی جو کہ ادا کی ہوئی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ پگڑی دینے کے بعد آپ دوکان کے مالک نہیں بن جاتے۔ بحیثیت کرایہ دار رہتے ہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

زرِ ضمانت کے طور پر جو رقم مالک دوکان کے پاس جمع کرائی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

الاستفتاء

آیا زکوٰۃ پیشگی ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ یعنی رمضان میں حساب کیا اور رمضان سے پہلے آدھی زکوٰۃ ادا کردی اور باقی حساب کر کے ادا کردی۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

پیشگی زکوٰۃ ادا کرنا بھی جائز ہے۔

الاستفتاء

اس ضمن میں ایک وضاحت طلب نکتہ یہ بھی ہے کہ مال کے اوپر سال گزرنے کا حساب کس طرح رکھا جائے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کے اثاثے پچھلے رمضان المبارک کے مقابلے میں اس سال کچھ کم ہیں لہٰذا یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کے موجودہ مال پر ایک سال پورا گزر گیا۔ لیکن جس کے پاس پچھلے سال کے مقابلہ میں مال زیادہ ہے تو اس پر سال گزرنے کا معاملہ کیا ہوگا۔ جبکہ اس کی آمدنی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً پہلے مہینہ آمدنی ۵۰۰/- روپے تھی، دوسرے مہینہ ۱۰۰۰/- اور دسویں مہینہ ۲۰۰/- ہوئی مکمل سال تو صرف پچھلے سال کے اثاثوں پر گزرا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

سال میں وقفے وقفے سے جتنے اضافے ہوتے ہیں اضافی رقم یا مالِ تجارت پر سال گزرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اصل نصاب پر سال گزر جانا کافی ہے۔ مثلاً گزشتہ سال ۲۰ ہزار روپے کا مالِ تجارت تھا مگر سالِ رواں میں مختلف اوقات میں اضافے ہوتے رہے اور سال کی انتہا میں ۴۰ ہزار کا مال جمع یا سرمایہ جمع ہے تو ۴۰ ہزار روپے پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ گذشتہ سال کے ۲۰ ہزار پر سال گزرنا ۴۰ ہزار پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے کافی ہے ہر ہر رقم پر سال گزرنا لازم نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ

کتبہٗ

مولانا مفتی محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ

مولانا مفتی نظام الدین شامزی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ ۲۵ رشوال ۱۴۱۱ھ

اِستدعا

زیرِ نظر کتابچہ کو پڑھنے کے بعد سونے چاندی کے کاروباری احباب کے ذہن میں مختلف قسم کے سوالات کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے چونکہ یہ کتابچہ ایک ذہن کی کوشش و ترتیب ہے لہٰذا ہم تمام احباب اپنے کاروباری احباب سے مؤدبانہ گذارش کرتے ہیں کہ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات چاہے وہ ان سوالات کی مزید وضاحت کے سلسلے میں ہوں یا کسی نئی نوعیت کے ہوں۔ برائے مہربانی جلد از جلد ہم میں سے کسی ساتھی تک ارسال فرمائیں تاکہ اس کتاب کی جامع تکمیل کا کام ہو سکے اور یہ عمل ہم سب کے استفادہ کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں اور آخرت کے حساب کو آسان فرمائیں۔ آمین

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •

لیونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

۴۔ این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646665

حق کو تو ظاہر ہونا ہی ہے

دشمنانِ اسلام کی آج بھی یہی فطرت ہے جیسا کہ کل تھی

مولانا واضح رشید ندوی ۔ ترجمہ خورشید انور

فرقہ نظام جو ہر نظام کو ختم کرنے اور ہر فکر کو رد کرنے کی بنیاد پر قائم تھا آج بکھر رہا ہے ہر ملک میں جو اس نظام پر چل رہا تھا بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ اس نظام کی بنیاد بغاوت پر تھی اس لئے اب وہ بغاوت میں مبتلا ہے۔

کمیونزم کے قائدین کہا کرتے تھے کہ دین لوگوں کے لیے افیون ہے لیکن لوگوں کے تجربے نے ثابت کر دیا کہ حقیقت میں یہ خود لوگوں کے لیے افیون ہے، اور اس نظام کو قبول کرنے والی تمام حکومتیں صرف اس کے نشہ میں زندگی گزار رہی ہیں اور سعادت و خوش بختی کی منتظر ہیں، اور بر ملتیاری کی جنت کا خواب دیکھ رہی ہیں، لیکن وہ تمام خواب بکھر کر رہ گئے ان زبردست نقصانات کے بعد جن کا کمیونسٹ نظام کو اپنانے والی حکومتوں کو سامنا کرنا پڑا۔ عوام کے بیداری کے معلوم ہوا کہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اور ان کی زندگی میں تغیر نہیں آیا، اور وہ ان ممالک کے صدقات و عطایا کے محتاج ہیں۔ جن کے خلاف یہ نظام برسر جنگ رہا ہے۔

یہ بغاوت مشرقی یورپ میں اٹھی اور کئی ممالک اس نظام سے آزاد ہو گئے اور انہوں نے اشتراکیت سے انکار کر دیا، اور اس نظام کا اپنی گردن سے اتار پھینکا، اب وسطی یورپ اور روس کے درمیان بھی کشمکش جاری ہے کمیونزم کا آخری قصہ ہے اور یہ ملک جہاں سب سے پہلے کمیونسٹ نظام کا تجربہ کیا گیا افتراق و انتشار کا شکار ہیں، جو علاقے یوگوسلاویہ اور روس کے اندر شامل تھے۔ اب علیحدہ ہونے کے لئے تیار ہیں۔ البانیا میں بھی آزادی کی تحریک چل رہی ہے الحاد جو سرکاری مذہب تھا۔ اس کی پابندی ختم کر دی گئی۔ مذہب RELIGION کو کمیونسٹ اور اشتراکیوں کا کیسا ذلت و خواری کا منہ دیکھنا پڑا، کمیونزم کے فتنہ میں مبتلا لوگوں نے اس پر سنگین الزامات لگائے لیکن ستر سال سے بھی کم مدت میں الزام لگانے والے خود مجرم کے کٹہرے میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور اشتراکیت کے نام پر جبر و تشدد کرنے والے ناکام ہوتے ہیں بلکہ

اپنے برے انجام تک پہنچ چکے ہیں جو باقی ہیں وہ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

مسلمانوں پر ایک الزام یہ تھا کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے عقیدے اور طرز زندگی کو اختیار کرنے پر مجبور کرتے تھے، تجربے سے معلوم ہوا کہ اس جرم میں سب سے زیادہ مبتلا اشتراکی ہیں، جہاں اشتراکی عقیدہ کی مخالفت کی سزا موت ہے اور جہاں غیر اشتراکی فکر کی سانس لینے کی اجازت نہیں۔

اس اکراہ و اجبار کی شہادت ہر اس ملک نے دی جس نے اشتراکی نظام کو قبول کیا اب بہت سی حکومتیں اشتراکیت کے چنگل سے نکلنے کی لئے جدوجہد کر رہی ہیں اس جدوجہد میں وہ ممالک بھی ہیں جو ترکوں کے زیر حکومت رہے اور انہوں نے مسلم ترکوں پر استبداد اور دینی تعصب کا الزام لگایا اب لوگ دونوں نظاموں کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں۔

بلغاریہ ایک یورپی ملک ہے یہاں الزام تھا کہ ترک غیر مسلموں پر تشدد برتتے ہیں اور اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ بلقان کی لڑائی کے بعد بلغاریہ میں جو غیر ترک حکومت قائم ہوئی اس نے ظلم و تشدد کا ریکارڈ قائم کر دیا، مسلمانوں کا قتل عام کیا جس کی خود مغربی حلقوں کی طرف سے تصدیق ہوئی۔ کمیونزم آنے کے بعد وہاں ہر طرح کی آزادی ختم کر دی گئی۔ یہاں تک کہ اسلامی نام رکھنے کی پابندی عائد کی گئی۔ چین میں مسلمانوں کو ختنہ، دفن، ذبیحہ، اور نکاح کے شرعی طریقوں سے روکا گیا۔

عثمانیوں نے غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا راستہ اختیار کیا صلیبی یورپی ممالک سے ان کی جنگ کے باوجود اور صلیبیوں کی مکمل دشمنی کے باوجود وہ اس رواداری پر قائم رہے چنانچہ عیسائیوں اور یہودیوں کو وطنی حقوق اس طرح حاصل تھے جیسا کہ مسلمانوں کو حاصل تھے، اور ان کا معاملہ مسیحی حکومتوں کے ساتھ جنہوں نے ان کی موافقت نہیں کی تھی۔ دوستی محبت و مودت اور تعاون و تناصر کا معاملہ تھا۔ انہوں نے بہت سے عیسائی ممالک کو دشمن کے پنجے سے چھڑایا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے والا تاریخ میں عثمانیوں اور بہت سے عیسائی ممالک کے درمیان اس تعلق اور ان حقوق کی مثالیں پا سکتا ہے جو عیسائیوں کو حاصل تھے ان کے عہد میں تعلیم، عمل اور حکومت کے مناصب کے میدان میں کوئی پابندی نہیں لگائی گئی، اس رواداری کی شاہد عدل ان ممالک میں عیسائی آثار و نقوش کا وجود ہے جن پر ترکوں نے حکومت کی ہے اور وہ مقام جو عیسائیوں کو تعلیم و ثقافت اور اقتصادیات (ECONOMICS) کے میدان میں حاصل تھا۔

ان سب باتوں کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلم حکام خود اعتمادی سے مالا مال اور قول و عمل میں سچائی پر اعتماد کرنے والے تھے۔ اور خوف و دہشت کی نفسیات سے دور تھے چنانچہ وہ اکثریت MAJORITY سے اس کے عقیدے کے اختلاف کے باوجود خوف نہیں کھاتے تھے اور نہ ہی اقلیت سے اس کے عقیدہ و ثقافت میں اختلاف کے باوجود خوف کھاتے تھے اگر مسلمان اپنے دور حکومت میں جو صدیوں تک ممتد ہے اس سیاست پر عمل کرتے جس کا آج ان کے دشمن ان پر الزام لگاتے ہیں تو ان کے ملک میں غیر مسلموں کی اتنی بڑی تعداد نہ ہوتی، ان کی زبان و ثقافت باقی نہ رہتی اور ہر غیر اسلامی اثر و وجود کا بالکلیہ خاتمہ ہو جاتا۔

پوری تاریخ میں دین کی بنیاد پر ظلم و ستم یا خوفناک حادثے اس طرح کے نہیں ملتے جن کے مظاہر روس میں دیکھے گئے اور جو کمیونسٹوں نے مسلمانوں کے ساتھ معاملہ کیا، انہوں نے مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ جمایا، اور اپنے دینی شعائر اختیار کرنے سے ان کو روکا، اسی طرح مشرقی ایشیاء اور افریقہ کی حکومتوں میں دینی اور سیاسی و اقتصادی عقیدے کے نام سے ظلم و ستم ہوا یہ سب کچھ اس دور میں ہوا جو حریت و آزادی، وحدت و مساوات اور حقوق و رواداری کا دور کہلاتا ہے۔ اور جو اقوام متحدہ کا دور ہے، جس میں دینی لغوی اور ثقافتی آزادی اور سیکولرازم اور مساوات کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

وہ لوگ جو مسلمانوں پر اپنے عقیدہ و ثقافت کو دوسروں پر تھوپنے کے لیے قوت کے استعمال کا الزام لگاتے ہیں انہوں نے خود ہر اس فکر کو روکنے کے لیے ننگی قوت استعمال کی جو ان کی فکر کے منافی ہو، اور انہوں نے زبردست وسائل کو ذرائع کے ساتھ دین و مذہب سے جنگ کی اس لئے کہ ان

کا تصور اس سے متعارض تھا۔

یہ بات علمی اور فکری میدان میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ یورپ میں تقریباً پچاس سال کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جوجعل، جھوٹ، مسخ و تحریف کے وسائل استعمال کئے گئے اور جو کچھ لکھا گیا اس کا مقابلہ وہ تحریریں نہیں کرسکتیں جو ایک ہزار سال کے اندر عالمی ادیان کے خلاف لکھی گئیں اور یہ عمل برابر وسیع دائرہ میں جاری ہے، اس کے نتیجہ میں اسلام کے خلاف ایک مکمل کتب خانہ تیار ہوگیا۔

یہ ہے کہ دشمنانِ اسلام کی فطرت و طبیعت، جس کا اسلام اور مسلمانوں کو ہر دور میں سامنا کرنا پڑا، دشمنانِ اسلام کی آج بھی یہی فطرت ہے جیسا کہ کل تھی۔

وہ مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے عبادت گاہوں کو منہدم کردیا، اور ان کو مساجد میں تبدیل کردیا، حالانکہ صرف تین یا چار عبادت گاہیں ایسی ہوں گی جن کے بارے میں ہزاروں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کے ملبہ پر بنائی گئی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہزاروں مساجد دنیا کے مختلف حصوں میں شہید کی گئیں۔

گزشتہ پچاس ساٹھ سال کے اندر روس اور چین، البانیا، یوگوسلاویہ بلغاریہ میں مسجدوں کو قہوہ خانوں اور میوزیم میں تبدیل کردیا گیا، نماز پر پابندی لگائی گئی، حلال گوشت کے استعمال، دفن کے طریقہ، اور قرآن شریف کی تعلیم پر پابندی لگائی گئی، وہ کہتے ہیں کہ اسلام نے علم و فن کو ختم کردیا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے لاطینی زبان اور یونانی علوم کو زندہ کیا۔ اور ان کو وسعت دی جبکہ یورپیوں نے دوسری اقوام کے علوم و معارف کو تلف کیا ان کی زبانوں کے خلاف تحریک چلائی۔ کتب خانے تباہ کئے مدرسے توڑے، وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کو دین اسلام کے قبول کرنے پر مجبور کیا حالانکہ ان کے پاس اس اکراہ و اجبار کی کوئی مثال نہیں ہے اس کے برعکس ایسے ممالک پائے جاتے ہیں جن میں مسلمانوں کو اپنے دین سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا گیا اور کھلے طور پر ان کو اپنے دین سے الگ ہونے کی دعوت دی گئی اور مسلمانوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنی تہذیب و تاریخ سے دست بردار ہوجائیں ورنہ ان کو ملک سے بھگا دیا جائے گا یا ان کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ اس کے بغیر ملک میں ان کے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور وہاں کی حکومت اس طرح کی تحریکات کو روکتی نہیں ہے اسی طرح عیسائی ظیاپئن اچھوبا

اور بہت سے غیر اسلامی ممالک میں اسلامی سرگرمیوں کو روکنے اور مسلمانوں کو اسلام دشمن افکار کے قبول کرنے پر مجبور کرنے کے لیے قسم قسم کے وسائل اختیار کئے گئے اور کئے جارہے ہیں یہ لوگ مسلمانوں پر فرقوں و مذاہب کے تعدد و اختلاف کا الزام لگاتے ہیں اور اپنے ادیان میں تعدد مذاہب اور گہرے اختلافات پر پردہ ڈالتے ہیں، کون نہیں جانتا کہ اس حرب و قتال کو جو پروٹسٹنٹ کیتھولک اور دوسرے مسیحی فرقوں کے درمیان پیش آئے، اگر محققین ان الزامات کی تحقیق کریں جو وہ اسلام پر لگاتے ہیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ برائی ان کے اندر مسلمانوں سے بدرجہا زیادہ پائی جاتی ہے۔

اشتراکی نظام نے اپنا انجام دیکھ لیا کیونکہ وہ مذہب کا عام طور پر اور اسلام کا خاص طور پر جانی دشمن تھا اور اس نے روز اول ہی سے دین کے خلاف سخت جنگ لڑی وہ مذہب کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا، لیکن تھوڑی مدت میں اس کی ناکامی سامنے آئی اور عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ دوسرا یورپی نظام بھی ختم ہوجائے گا جس نے اسلام سے علمی و فکری جنگ لڑی، اگرچہ ظاہر میں وہ رواداری ظاہر کرتا ہے لیکن خفیہ طور پر اسلام و مسلمانوں کے خلاف سازش کرتا تھا۔ اور حقائق مسخ کرکے پیش کرتا تھا، اس لیے عالم اسلام پر ایسے حالات طاری تھے جو اس کی بے چینی و اضطراب میں اضافہ کررہے ہیں۔

یقیناً یہ جماعت جو صہیونیت، صلیب اور یورپی قوت کے ساتھ ملی ہوئی ہے جو عالم اسلام کا استحصال کرتی ہے اور اس کو مختلف مسائل و مشکلات میں پھنساتی ہے عنقریب اس کو افتراق و انتشار کا سامنا کرنا پڑے گا اس سے نہ امریکہ بچ سکتا ہے نہ فرانس اور برطانیہ روس کے حالات ان سب طاقتوں کے لیے تازیانہ ہیں جو فوجی طاقت کے بل پر قائم ہیں اقوموں کا عروج و زوال تاریخ کا ایسا عمل ہے جو موثر ہوسکتا ہے ٹل نہیں سکتا۔ وسیعلم الذین ظلموا اَیَّ منقلب ینقلبون۔ ○

خطبات کی دنیا میں منفرد انداز کی حامل کتاب
ندائے منبر و محراب
کی جلد ثانی شائع ہوگئی ہے
تالیف: مولانا محمد اسلم شیخوپوری
○ کمپیوٹر کی کتابت
○ خوبصورت طباعت
○ سفید کاغذ
تصنیف و تالیف جامعہ بنوریہ
سائٹ کراچی ۔ پاکستان ۔ فون

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

مرزا قادیانی کے درجہ بہ درجہ دعوے

مجدّدیت کا دعویٰ کرنے کے بعد جلد ہی اس نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا

شروع شروع میں مرزا قادیانی نے ایک مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل کی اس دور میں مناظروں کا بہت رواج تھا، عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کرتے اور دین اسلام کی تردید کرتے چونکہ برصغیر پر انگریزوں کی حکومت تھی اس لئے مسیحیت کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی دوسری طرف آریہ سماج کے مبلغ بھی جوش و خروش سے اسلام کے خلاف سرگرم تھے، جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے ہندوستانی عوام پر حکومت کرنے کے لئے جو پالیسی وضع کی اس کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔

اسی لئے انگریزوں نے مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے مابین ہونے والے مناظروں کی حوصلہ افزائی کی ایسے ماحول میں مرزا قادیانی نے دوسرے مذاہب کی تردید کے لئے ایک کتاب پچاس جلدوں میں لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا جس کے لئے "براہین احمدیہ" کا نام تجویز کیا۔

براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان

مرزا قادیانی نے ۱۸۷۹ء میں "براہین احمدیہ" لکھنا شروع کی اس سلسلہ میں انہوں نے مولوی چراغ علی سے بھی مدد لی اور ان کی تحقیقات کو بھی کتاب میں بغیر کسی حوالے کے شامل کر لیا اس کا ذکر ڈاکٹر عبدالحق نے اپنی کتاب "چند ہم عصر" میں کیا ہے، اسی دوران مرزا قادیانی نے ایک اشتہار جاری کیا جو "تبلیغ رسالت" کے حوالے سے یہاں نقل کرتا ہے۔

اشتہار بغرض استعانت و استظہار از انصار دین محمد مختار!

اخوان دیندار و مومنین غیرت شعار حامیان دین اسلام و متبعین سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام کچھ بن نہ پڑے اور اس کے جواب میں کسی کو قلم اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے، اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جائے گا کہ جو شخص اس کتاب کے دلائل کو توڑ دے۔

وَ فَعَ ذَالِکَ اس کے مقابلہ میں اس قدر دلائل یا اس کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس سے اپنی کتاب سماوی جس کو وہ الہامی سمجھتا ہو، حق ہونا یا پسندیدہ کا بہتر ہونا ثابت کر دکھائے اور اس کے کلام یا جواب کو میری شرائط مذکورہ کے موافق تین منصف رجن کو مذہب فریقین سے تعلق نہ ہو، مان لیں۔ تو میں اپنی جائیداد دس ہزار روپے سے جو میرے قبضہ و تصرف میں ہے (دستبردار ہو جاؤں گا اور سب کچھ اس کے حوالے کر دوں گا اس باب میں جس طرح کوئی چاہے اپنا اطمینان کر لے مجھ سے تمسک لکھوا لے یا رجسٹری کرا لے اور میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کو آکر بچشم خود دیکھ لے۔

باعث تصنیف اس کتاب کے پنڈت دیانند صاحب اور اس کے اتباع ہیں جو اپنی جماعت کو آریہ سماج کا نام سے مشہور کر رہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں اور نعوذ باللہ توریت، انجیل زبور، قرآن مجید کو محض افترا سمجھتے ہیں اور ان نبیوں کے حق میں ایسے توہین کے کلمات بولتے ہیں کہ ہم سن نہیں سکتے ایک صاحب نے ان میں سے اخبار "سفیر ہند" میں بمطالب ثبوت حقانیت قرآن

جمعیت علماء اسلام کے بزرگ رہنما

حضرت مولانا غلام ربانی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

جمعیت علماء اسلام کے ممتاز اور بزرگ مرکزی راہنما حضرت مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خاں میں گزشتہ جمعہ کے روز انتقال فرما گئے۔ مرحوم ایک بہادر اور جری عالم دین تھے ان کی وفات کی خبر جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پہنچی تو مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری اور حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب نماز جنازہ میں شرکت کے لئے فوراً رحیم یار خان پہنچے اور نماز جنازہ میں شرکت کی ان کی نماز جنازہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مد ظلہ نے پڑھائی۔

مجیدکی دفعہ ہمارے نام اشتہار بھی جاری کیا ہے اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اور ان کے اشتہارات کا کام تمام کر دیا ہے اور صداقت قرآن اور نبوت کو بخوبی ثابت کیا۔ پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا، بغرض تکمیل تمام ضروری امور کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے جس کے سبب سے تعداد کتاب کی بیچلے سو جزو ہو گئی، ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار چھپے تو چودہ سو روپے صرف ہوتے ہیں پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم نہیں چھپ سکتے ازانجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے، وہ ادنیٰ اہل اسلام سے بھی مخفی نہیں لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو یہ کتاب سہولت سے چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا، یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔ غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر سرانجام پہنچادیں

المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ آخرکار یہ کتاب جس کا سینکڑوں لوگوں کو انتظار و اشتیاق تھا، چار حصوں میں چھپ گئی جس کے پانچ سو باسٹھ صفحات تھے۔

مامور من اللہ

"براہین احمدیہ" کی اشاعت کے ساتھ ایک اعلان بڑی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کر کے مرزا قادیانی نے سلاطین وزراء پادری صاحبان اور پنڈتوں کے پاس بھیجا۔ جس میں انہوں نے پہلی مرتبہ اس کا اظہار کیا کہ وہ اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں اور وہ تمام اہل مذاہب کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہیں اشتہار کا متن ملاحظہ ہو۔

"عاجز" حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کے طرز پر کمال مسکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں صراط مستقیم (جس پر چلنے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے اور اس عالم میں بہشتی زندگی کے آثار اور قبولیت اور محبوبیت کے انوار دکھائی دیتے ہیں) دکھا دے۔ اسی غرض سے کتاب براہین احمدیہ تالیف پائی ہے جس کی جزو چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور اس کا خلاصہ مطلب اشتہار ہمراہی خط ہذا میں درج ہے لیکن چونکہ ساری کتاب کا شائع ہونا ایک طویل مدت پر موقوف ہے اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل یہ خط مع اشتہار انگریزی کی شائع کیا جائے اور اس کی ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان پنجاب و ہندوستان و انگلستان وغیرہ بلاد جہاں تک ارسال خط ممکن ہو جو اپنی قوم میں خاص طور پر مشہور و معزز ہیں۔

مرزا قادیانی نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ۱۸۸۰ء میں کیا اس میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ الہام کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور نہ اسے منقطع ہونا چاہئے یہی الہام دعوے کی صحت اور مذہب و عقیدے کی صداقت کی سب سے زیادہ طاقتور دلیل ہے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل کرے گا اس کو علم ظاہر اور علم باطن سے سرفراز کیا جائے گا جو انبیاء علیہم السلام کو اصالتاً عطا ہوا تھا اور اس کو علم یقینی اور علم قطعی حاصل ہوگا، اس کا علم لدنی انبیاء کے علم سے مشابہ ہوگا، دور اندیش علمائے کرام و مشائخ عظام نے اس سے اندازہ لگایا کہ یہ شخص ضرور نبوت کا دعویٰ کرے گا، مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں "مولانا عبدالمنان مرحوم محدث وزیر آبادی سے میں نے خود سنا کہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ کسی دن یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔"

مرزا قادیانی کی اس کتاب سے جہاں دور اندیش علماء کے اذہان میں شکوک پیدا ہوئے وہاں انہیں بہت شہرت ملی مرزا قادیانی کے فرزند ارجمند مرزا بشیر احمد رقمطراز ہیں۔

"براہین کی تصنیف سے پہلے حضرت مسیح موعود ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے، اور گوشہ نشینی میں ایک درویشانہ حالت تھی، گو براہین سے قبل بعض اخباروں میں مضامین شائع کرنے کا سلسلہ آپ نے شروع فرما دیا تھا۔ دراصل مستقل طور پر براہین احمدیہ کے اشتہار نے ہی سب سے پہلے آپ کو ملک کے سامنے کھڑا کیا اور اس طرح علم دوست اور مذہبی امور سے لگاؤ رکھنے والے طبقہ میں آپ کا تعارف و کشش ہوا اور لوگوں کی نظریں اس دیہات کے رہنے والے گمنام شخص کی طرف حیرت کے ساتھ اٹھنی شروع ہو گئیں جس نے اس تحدی اور اتنے بڑے انعام کے وعدے کے ساتھ اسلام کی حقانیت کے متعلق ایک عظیم الشان کتاب لکھنے کا اعلان کیا اب گویا آفتاب ہدایت جو لاریب اس سے قبل طلوع کر چکا افق سے بلند ہونے لگا اس کے بعد براہین احمدیہ کی اشاعت نے ملک کے مذہبی حلقوں میں ایک معمولی تموج پیدا کر دیا"

اس بارے میں مرزا خود رقمطراز ہے۔

"اس قصبہ (قادیان) کے تمام لوگ اور دوسرے ہزارہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں درحقیقت اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔"

غرض اس سے قبل جسے کوئی نہیں جانتا تھا اب اس کے نام سے ہندوستان کے لوگ واقف ہو گئے یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ۱۸۸۰ء سے قبل مرزا قادیانی اور انگریزوں میں معاہدہ ہو چکا تھا اور ان سے جھوٹا نبی کا دعویٰ کرانے کے معاملات طے ہو چکے تھے، مرزا قادیانی نے نبوت تک پہنچنے کے لئے جو سیڑھی استعمال کی "مامور من اللہ" ہونا اس کا پہلا زینہ تھا۔

دعویٰ مجددیت

۱۸۸۴ء میں جب براہین احمدیہ کی چار جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آگئیں تو اہل علم حضرات میں بھی مرزا قادیانی کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں

تو بعد ازاں مرزا نے آہستہ آہستہ مجدد ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس نے یورپ، امریکہ اور افریقہ کے تمام حکمرانوں ان کے وزراء اور عمالِ حکومت، دنیا کے مذہبوں، مصنفوں، ہندوستان کے انجمنوں اور نوابوں کو اردو اور انگریزی میں شائع شدہ خط ارسال کئے جس میں اپنے مجدد ہونے کی اطلاع دے کر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ۲۰ ہزار دعوت ناموں کی ترسیل کا بندوبست کیا گیا اس کے ساتھ ہی اس نے بیعت لینی شروع کر دی جس میں وہ حکومتِ برطانیہ کی وفاداری کا عہد بھی لیتے تھے۔

مجددیت کا دعویٰ کرنے کے بعد جلد ہی اس نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا اور مثیلِ مسیح ہونے کا اعلان کر دیا۔

مثیلِ مسیح

مرزا قادیانی نے جب مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جلد ہی اس سے آگے بڑھے اور ۱۸۹۱ء میں مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا چنانچہ حکیم نور الدین کے ایک خط کے جواب میں ۲۴ جنوری ۱۸۹۱ء کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

"جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیلِ مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ در اصل اس عاجز کو مثیلِ مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں۔ لیکن ہم ابتلاء سے کس طرح سے بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلاء ہی رکھا ہے۔"

اس دور میں مرزا قادیانی مسیح موعود یا بلکہ نہ تھے صرف مثیلِ مسیح تھے خود ہی کہتا ہے۔ "مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ ہے جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے۔ ایسا ہی [illegible] روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے مشابہت رکھتی ہے پھر ازالہ اوہام میں مسیح موعود ہونے کی یوں تردید کرتے ہیں۔

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔۔۔ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیلِ مسیح ہوں، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھے ہیں۔"

اپنے ایک خط میں مولوی عبدالجبار کے نام لکھتے ہیں:

"میں ہرگز انکار نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو اور شاید یہ پیش گوئیاں جو میرے حق میں روحانی طور پر ہیں ظاہری طور پر اس پر چسپاں ہوں اور شاید سچ مچ دمشق میں کوئی مثیلِ مسیح نازل ہو۔"

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

انتہائی تعجب کی بات ہے کہ مرزا قادیانی نے اسی سال (۱۸۹۱ء) میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا حالانکہ وہ بار بار اس کی نفی کر چکے تھے۔ "تحفہ گولڑویہ" میں رقمطراز ہیں۔

"میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔"

"اشتہار ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں۔

"مجھے خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

"حقیقۃ الوحی" میں مرزا قادیانی اپنے متعلق لکھتے ہیں۔

"اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کی کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہے تو بارِ ثبوت اس کی گردن پر ہے۔"

دعویٰ نبوت

لیکن مرزا قادیانی مسیح موعود کا دعویٰ کر کے بھی مطمئن نہ ہوئے اور آخر کار وہ اس منزل پر پہنچ گئے جس کے لئے انہوں نے کئی سال محنت کی اور گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے، پہلے مامور من اللہ پھر مجدد اس کے بعد مثیلِ مسیح پھر مسیح موعود بنے در اصل یہ تو ارتقائی منازل تھیں جو مرزا قادیانی نے جلد جلد طے کریں آخر کار ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت بھی کر دیا۔

"۱۹۰۰ء کی بات ہے مولوی عبدالکریم قادیانی نے جو جمعہ کے خطیب تھے ایک خطبہ جمعہ پڑھا جس میں مرزا قادیانی کے لئے نبی اور رسول کے لفظ استعمال کئے اس خطبے کو سن کر مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے بہت پیچ و تاب کھائے جب یہ بات مولوی عبدالکریم قادیانی کو معلوم ہوئی تو پھر انہوں نے ایک خطبہ پڑھا اور اس میں مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر میں غلطی کرتا ہوں تو حضور مجھے بتلائیں میں حضور کو نبی اور رسول مانتا ہوں، جب خطبہ جمعہ ہو چکا اور مرزا قادیانی جانے لگے تو مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کا کپڑا پکڑ کر درخواست کی کہ اگر میرے اعتقاد میں غلطی ہو تو حضور درست فرمائیں مرزا قادیانی مڑ کر کھڑے ہو گئے، اور کہا مولوی! ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو

آپ نے بیان کیا ہے۔ یہ خطبہ سن کر مولوی محمد احسن صاحب غصے سے بھرے ہوئے واپس آئے اور مسجد کے اوپر ٹہلنے لگے، جب مولوی عبدالکریم قادیانی واپس آئے تو مولوی محمد احسن صاحب ان سے لڑنے لگے اور آواز بہت بلند ہو گئی تو مرزا قادیانی مکان سے نکلے اور یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کی مختلف تاویلیں شروع کر دیں، پہلے اس نے ختم نبوت کی غلط تشریح کی۔ "چشمہ مسیحی" میں مرزا قادیانی کہتے ہیں "اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے، نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا ہے بلکہ نبی بھی اور امتی بھی مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی کہتے ہیں

"میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹتی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا، نہ اور کوئی یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا" محمد منظور الٰہی "ملفوظات احمدیہ" میں مرزا قادیانی کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی، جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔

باقی۔

نبوت کے مختلف دعوے

مرزا قادیانی نے جس طرح مبلغ اسلام سے مسیح موعود تک کئی دعوے کئے اسی طرح اس نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی کئی ایک ایسے دعوے کئے جو ایک دوسرے کی خود ہی تردید کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی نبوت کی مختلف شکلیں ملاحظہ ہوں۔

امتی نبی :

شروع میں مرزا قادیانی امتی نبی رہتے ہوئے نبی بننے کی ٹھانی حالانکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہی وقت میں نبی بھی ہو اور امتی بھی، لیکن مرزا قادیانی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ یک بیک کئی دعوے کر جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مامور من الشیطان اور مامور من الفرنگ تھے،

مرزا صاحب انوار الحق میں لکھتے ہیں۔

"جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے اور جو کچھ پایا اس کے فیضان سے پایا.... وہ لعنتی ہے اور خدا کی لعنت اس پر اور اس کے انصار پر اور اس کے پیروؤں پر اور اس کے مددگاروں پر...."

"حقیقۃ الوحی" میں مرزا قادیانی لکھتا ہے

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا، مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

غیر صاحب شریعت

پہلے مرزا قادیانی امتی نبی تھے لیکن جلد ہی انہوں نے رخ بدلا لیکن ابھی تک وہ صاحب شریعت نہ تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں میرا یقین ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شوشہ بھی منسوخ کر سکے۔ میرا پیارا اور میرا وہ محبوب آقا سید الانبیاء ایسی عظیم الشان شان رکھتا ہے کہ ایک شخص اس کی غلامی میں داخل ہو کر کامل اتباع اور وفاداری کے بعد نبیوں کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔"

صاحب شریعت نبی

مرزا قادیانی اپنی شریعت کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

"چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا"

ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا.... میری وحی میں امر بھی اور نہی بھی.... اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے"

ظلی و بروزی نبی !

مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کے لئے ظلی و بروزی نبی کی خود ساختہ اصلاح گھڑ لی "براہین احمدیہ" میں لکھتے ہیں "صرف نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف خدا تعالیٰ کی وحی میں امتی قرار پاتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے، یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوت باعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے

کوئی مستقل نبوت نہیں۔" "ازالہ اوہام" میں یوں ارقام فرماتے ہیں۔

"میں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔" ایک اور مقام پر ظلی نبوت کی یوں تعریف کی گئی ہے۔ "جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے.... اب بعد اس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہو۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا مخل انداز نہیں"

محمدی ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے صرف ظلی اور بروزی نبی ہونے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ خود حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے۔ "تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنا وعدہ پورا کرے۔" اخبار الفضل "قادیان کی ۲۰ نومبر ۱۹۱۰ء کی اشاعت میں مرزا قادیانی کا یہ ارشاد شائع ہوا کہ ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نیا نبی ہوتا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی۔

قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیانی کے دو شعر ملاحظہ ہوں جو قادیانیوں کے نزدیک کفر بکواس ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ... اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ... غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ!

مرزا قادیانی "حقیقۃ الوحی" کے اختتامی صفحے پر رقمطراز ہیں۔ "اس امت میں۔ میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں.... اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں" ایک اور مقام پر اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان اس طرح کرتا ہے۔

"امت محمدیہ میں سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے اور اس کے سوا کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا گیا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی خبر آپ نے دی ہے بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

قادیانیت کیا ہے؟

مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اپنی اور اپنے پیروکاروں کی دنیا و آخرت دونوں برباد کر کے رکھ دیں

شیخ محمد اسحاق۔ اسلام آباد

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی موجودگی میں کسی اور دین یا ازم کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ہی ضرورت دین اسلام کے قواعد و ضوابط انسان کی نجات کا مکمل ترین راستہ اور ذریعہ ہیں، اگر انسان خواہشات کا تعاقب ترک کر کے اسلام کے نظام معیشت و نظام اخلاق اور نظام زندگی کو اپنائے تو انسان اپنی آخرت کی فکر کی راہ اپنا لیتا ہے، طالب دنیا و طالب آخرت میں واضح فرق یہ ہے کہ ایک انسان اس دنیا کی لہو و لعب زندگی پر قناعت کر بیٹھا ہے اور آخرت کی فکر سے بے نیاز اپنی دھن میں منگھڑت خواہشات کا تعاقب کر رہا ہے اور جس شخص نے بھی دین اسلام سے روگردانی کی اس کی آخرت کا ٹھکانہ دوزخ کے سوا کیا ہوگا۔ دین اسلام توحید و رسالت پر مبنی ہے اور آخرت کے عقیدے پر ڈٹے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی پسندیدہ دین ہے اور انسان کی آخرت میں نجات کا واحد ممکن ترین ذریعہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" فرمان رسول ایک اٹل حقیقت ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں، آپ کا فرمان حکم خداوندی کے سوا کچھ بھی نہیں، حیوان اپنی خواہش کے تابع ہوتا ہے جبکہ انسان شریعت کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنی عقل کے تابع ہوتا ہے اور نبی اللہ کی رضا کے تابع ہوتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے شب و روز کا ہر سانس قرآن حکیم کے احکامات اور تعلیمات کے مطابق بسر ہوا، آپ انسان کامل، محسن انسانیت اور رحمت اللعالمین تھے آپ کی نبوت

قیامت جاری ہے اور آپ کے بعد کوئی پیدا نہیں ہوگا جس کو نبوت کے عہدے سے سرفراز کیا جائے۔

انگریز روزِ اول سے اسلام کا دشمن ہے۔ اس نے کئی جھوٹے نبی پیدا کئے مگر اس کا یہ خنجر اور تیر دینِ اسلام کو ذرا کوئی نقصان پہنچا سکا اور نہ ہی کوئی اگر نہ بلکہ یہ خنجر اور تیر اس کے اپنے سینے میں پیوست ہوا۔

۱۸۳۹ء میں مرزا غلام مرتضیٰ کے ہاں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا۔ قادیان انڈیا کے ایک قصبہ کا نام ہے جہاں مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا۔ ۱۹۰۸ء میں اس شخص کا انتقال ہوا یوں تو تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ انگریز نے ہر دور میں دینِ اسلام کے نظام عدل نظام معیشت اور نظام اخلاق و نظام زندگی کے چیلنج کسی نہ کسی شکل میں ایک خود کوشتہ پودا کھڑا کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوت نبوت سراسر جھوٹا اور احمقانہ تھا۔ اس شخص نے اپنی اور اپنے پیرکاروں کی زندگی اور آخرت دونوں برباد کرکے رکھ دیں۔ میں نے ۱۹۸۶ء یا ۱۹۸۷ء میں ہفت روزہ ختم نبوت میں خاصا تفصیل سے ذکر کیا تھا کہ آخر اس شخص نے انگریزوں کے بچھائے ہوئے جال میں اپنی جان کو پھنسا کے ہی ڈالا۔ انسان یقیناً گھاٹے میں اور خسارے میں ہے اور دین اسلام کے قواعد و ضوابط سے رخ موڑ کر اپنی زندگی کو عذاب میں مبتلا کر رہا ہے۔ انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنا دیا تاکہ مسلمانوں میں تقسیم ہو جائے گا، اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔

مولانا گنگوہیؒ مولانا انور شاہ کشمیریؒ مولانا عطاء اللہ شاہؒ اور دیگر علمائے کرام نے اس فتنہ کے خلاف زبردست کام کیا۔ مولانا عبدالستار نیازی جو آجکل وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ہیں نے ختم نبوت تحریک میں جو جوش و جذبہ سے حصہ لیا وہ قابلِ قدر ہے۔ مولانا مفتی محمود مولانا آغا محمود مولانا فضل الرحمٰن مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا اللہ وسایا مولانا عزیز الرحمٰن مولانا عبدالرؤف، مولانا عبداللہ اسلام آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کرام نے جس طرح تحفظ ختم نبوت پر جو کردار ادا کیا وہ قابلِ فخر اور قابلِ تحسین ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک ایسی تحریک چلائی اور ایک ایسا نظام پیش کیا جو دینِ اسلام کے نظامِ زندگی سے ٹکراتا تھا لہٰذا باطل مٹ گیا اور حق کی فتح ہوئی حق زندگی ہے اور باطل موت ہے۔

ابھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کو ہندوستان کے شہر قادیان میں مرزائیوں کا جلسہ یا اجتماع ہو رہا ہے جب سے حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے اس کے بعد انہوں نے اگرچہ اپنی عبادت گاہوں کا نام بیت الذکر رکھ دیا ہے مگر باطل طور پر اب بھی وہ اسلام کا پرچار کر رہے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے خلیفہ مرزا طاہر ۱۹۸۴ء سے پاکستان سے مفرور ہے اور لندن میں رہائش پذیر ہے امید ہے کہ پاکستان کی حکومت قادیانیوں کی موجودہ سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے گی قادیانیوں کو اعلیٰ سرکاری عہدوں سے برطرف کرکے اور شعائر اسلام کی تبلیغ کرنے سے ان کو روکا جائے۔

بقیہ: قرار دادیں

کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ یہ اجتماع بھارتی حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ بھارتی حکومت کو اس انتہائی اقدام سے باز رہنے کی وارننگ دے۔ مسجد کی جگہ مندر تعمیر کرکے اس اقدام کو روکے۔ ورنہ بھارت سے سفارتی تعلقات منقطع کرے۔

۱۱- یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ بلوچستان کے علاوہ تربت میں ذکری فتنہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی کی جائے۔

۱۲- یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔ نیز کمشنر فیصل آباد ڈویژن اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کے دفتر میں کارروائی جلد مکمل کی جائے

بقیہ: حضرت کعبؓ

ہوسکتا ہے کہ صرف وہ بیعت کیے اور تمام قبیلہ دوس مسلمان ہوگیا۔ وہ شعر یہ تھے۔

تہامہ اور خیبر سے ہم نے کینہ کو دور کرکے تلواریں نیام میں کرلیں

اب ہم پھر ان کو اٹھاتے ہیں اور اگر بول سکیں تو کہیں اب دوس یا ثقیف کا نمبر ہے۔

دوسیوں نے جب یہ سنا تو کہا کہ مسلمان ہو جانا بہتر ہے۔

مرویات: ان سے ۸۰ احادیث روایت کی گئی ہیں۔

اخلاق: صدق و راستی ان کا خاص وصف تھا اور اس کو انہوں نے جس طرح نبھایا وہ غزوہ تبوک کے واقعہ سے بالکل عیاں ہے۔

وفات: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ہفت روزہ ختم نبوت میں

ردِ عیسائیت پر ایک دلچسپ سلسلہ

جو صرف دلچسپ ہی نہیں بلکہ معلوماتی بھی ہے۔ ایسا معلوماتی کہ اسے پڑھ کر آپ بڑے سے بڑے پادری کو لاجواب کردیں۔

ایک بہت بڑے پادری کی لڑکی "ازبلط" کی تاریخی داستان

ہم یہ سلسلہ شمارہ نمبر ۲۶ سے شروع کررہے ہیں۔ ابھی سے اپنے قریبی ایجنٹ سے کہہ کر اپنی کاپی محفوظ کرالیں۔ ورنہ اگر ایک قسط سے بھی آپ محروم رہ گئے تو آپ کو کفِ افسوس ملنا پڑے گا۔

(ادارہ)

لفظ "خدا" کے بارے میں غلط تحقیق کا جواب

کراچی: جمعیت تعلیم القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہنامہ تدریس القرآن شمارہ نمبر ۲ جلد نمبر ۱ بابت ماہ جولائی ۱۹۹۱ء میں ایک مضمون بعنوان "اللہ ہم اعلم ہے صرف اللہ پکارنا، لکھنا اور کہنا چاہیے" نظر سے گزرا۔ صاحب مضمون ابو ارقم انصاری صاحب کے اس غیر اسلامی مواد پر مشتمل مضمون کا ہم مختصر جائزہ لیتے ہوئے چند معروضات پیش کرتے ہیں۔ عربی میں لفظ "رب" کا استعمال مالک اور صاحب کے معنی میں ہوتا ہے اسی طرح فارسی میں لفظ "خدا" کا استعمال اسی معنی پر ہوتا ہے۔ چنانچہ جس طرح لفظ رب کا استعمال بغیر اضافت کے غیر اللہ پر نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح لفظ "خدا" بھی جب مطلق استعمال ہو تو اس کا اطلاق صرف اللہ پر ہوتا ہے۔ غیاث اللغات میں ہے "خدا بالضم بمعنی مالک و صاحب چوں لفظ خدا مطلق باشد بر غیر ذات باری تعالیٰ اطلاق نکنند مگر در صورتیکہ بچیزے مضاف شود چوں کدخدا و دہ خدا"۔ ٹھیک یہی مفہوم لفظ رب کا ہے۔ لفظ اللہ کے علاوہ دوسرے اسمائے صفاتیہ نام ہیں جن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہو سکتا ہے اور کیا جا سکتا ہے۔ اگر اللہ کے کسی بھی بابرکت نام کا ترجمہ غیر عربی میں کیا جائے اور اہل زبان اس کو استعمال کرنے لگیں تو اس کے جائز ہونے بلکہ بقول ابو ارقم انصاری صاحب "مشرکانہ، گناہ در گناہ، حرام در حرام" ہونے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ سلف صالحین اور اکابرین امت اس لفظ کو صدیوں سے استعمال کرتے آئے ہیں اور آج تک صدیوں پر محیط اس دراز دور میں ہماری معلومات کے مطابق کبھی کسی کو اس لفظ کے استعمال پر شبہ تک نہیں ہوا۔ شریعت اسلامی اور فقہ حنفی کے سرمایہ افتخار کتب ہدایہ، در مختار، شامی تک میں اس لفظ کا استعمال موجود ہے۔ نیز کتب تفسیر، تراجم قرآن، کتب حدیث اس لفظ کے استعمال سے لبریز ہیں۔ آپ خود فرمائیں کہ صاحب مضمون کے گستاخانہ قلم کے الفاظ "پھر اگر ترجمہ خدا جیسے مشرکانہ لفظ سے کیا جائے تو وہ گناہ در گناہ اور حرام بھی ہوگا۔" (تدریس القرآن شمارہ نمبر ۲) کے مندرجہ بالا جملے سے تو مفسرین، محدثین اور فقہاء کو گناہ در گناہ، حرام اور شرک کا مرتکب قرار دینا پڑے گا۔ افسوس کہ لوگ اپنی ناقص معلومات کے بل بوتے پر خود ساختہ اسی قسم کے جملے لکھ جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی تاریخ سیاہ نظر آتی ہے اور وہ چودہ صدیوں کے تمام اکابر کو گمراہ، فریب خوردہ اور ان کی تمام قابل قدر تصانیف کو خرافات اور غلطیوں کا مجموعہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں اور اپنی عاقبت کھو بیٹھتے ہیں۔

صاحب مضمون کو یہ غلط فہمی واقع ہوئی ہے کہ لفظ خدا کو مشرکانہ قرار دینے کے لئے انہوں نے اس لفظ کو ایرانی مجوسیوں کا ایجاد کردہ تصور کیا ہے۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ لفظ ایرانی مجوسیوں کی ایجاد ہے، تب بھی اس کے استعمال سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مشرکین مکہ اپنے معبودوں یا خدا کو الٰہ کہا کرتے تھے قرآن کریم میں اس کی بہت سی نظیریں ہیں۔ اگر اس لفظ الٰہ کو مسلمان اللہ کے لئے استعمال کریں تو کیا صاحب مضمون کے نزدیک مشرکین کے ایجاد کردہ ہونے کی وجہ سے اللہ کے لئے اس کا استعمال حرام، گناہ اور مشرکانہ قرار پائے گا۔

اے بایں عقل و دانش بباید گریست۔

کتاب و سنت کی اہمیت

اسلامی فوجوں نے سکندریہ کا محاصرہ کر رکھا تھا فتح سکندریہ کی توقع تھی مگر جب مدینہ منورہ خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت عمرو بن العاص کی طرف لکھا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم لوگوں نے اپنے اعمال اور اخلاق کو کتاب و سنت کے مطابق قائم نہیں رکھا۔ سب مسلمانوں کو جمع کر کے اس غلطی پر متنبہ کرو اور انہیں تکلیفیں برداشت کرنے اور نیک نیت کرنے کی ترغیب دو۔ زبیر رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ، مسلمہ اور عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو صف اول میں رکھ کر جہاد کی لڑائی لڑو۔

چنانچہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط پڑھ کر سنایا اور ان کے حکم کی تعمیل کی بفضلہ تعالیٰ شہر فتح ہو گیا۔

بارِ خلافت

جب سکندریہ فتح ہوا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے کے لئے مدینہ منورہ میں بھیجا۔ جس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پہنچے تو دوپہر کا وقت تھا تو انہوں نے سوچا کہ خلیفۃ المسلمین سو رہے ہوں گے ان کے آرام میں خلل نہ ڈالنا چاہیے مسجد نبوی میں جا بیٹھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو لونڈی کے ذریعہ حضرت معاویہ بن خدیج کی آمد کا حال معلوم ہوا تو فوراً انہیں بلایا اور فرمایا کہ تم سیدھے میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ انہوں نے عرض کی حضرت میں سمجھا کہ آپ سو رہے ہوں گے۔

آپ نے فرمایا اگر میں دن کے وقت بھی سو جایا کروں تو "بار خلافت" پھر کون سنبھالے گا۔ ہمارے حکمرانوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

حضرت کعب بن مالکؓ
مشہور صحابی جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا

عبدالرشید عراقی

حضرت کعب بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور صحابی تھے صحیح بخاری کی روایت کے مطابق عقبہ ثانیہ میں جن ۷۰ آدمیوں نے مکہ معظمہ آکر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بیعت کی تھی۔ ان میں کعب بن مالک بھی شامل تھے جبکہ مکہ مکرمہ کے مسلمان ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخاۃ کا سلسلہ قائم کیا تھا تو مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبیداللہ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے کو ان کا بھائی بنایا تھا۔

حضرت کعب بن مالک نے بدر میں شرکت نہیں کی۔ جنگ احد اور دوسرے غزوات میں شرکت کی۔ جنگ احد میں آپ نے خوب داد شجاعت دی۔ جب جنگ احد میں یہ افواہ اڑی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں تو حضور کو حضرت کعب نے سب سے پہلے پہچانا اور آپ نے بلند آواز سے پکار کر مسلمانوں کو مطلع کیا کہ آنحضرت زندہ ہیں۔ (طبقات ابن سعد)

غزوہ بدر عہد نبوت کا پہلا غزوہ ہے اس میں شرکت سے محروم رہے اور غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہا جاتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ہے۔ اس میں بھی حضرت کعب بن مالکؓ شرکت سے محروم رہے

غزوہ تبوک

شدید گرمی کا موسم تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس میں شرکت کے لئے تیاری کریں چنانچہ ۳۰ ہزار کا لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سرکردگی میں تبوک روانہ ہوا۔ حضرت کعب بن مالک تبوک جانے کے لئے روزانہ تیار ہوتے لیکن سفر پر روانہ نہ ہو پاتے دل میں کہتے کل چلا جاؤں گا اسی حیص بیص میں روزانہ سفر کا ارادہ فرماتے مگر تیار ہو کر نکل نہ پاتے یہاں تک کہ انہیں خبر مل گئی کہ آنحضرت تبوک پہنچ چکے ہیں۔ تبوک پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر مل گئی کہ حضرت کعب بن مالک تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور حضرت کعب بن مالک تبوک تشریف نہ لے جاسکے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو ۸۰ آدمیوں کی جماعت نے غزوہ تبوک میں شرکت نہیں کی تھی۔ آپ کی خدمت میں حاضری ہوئی اور کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر معذرت کرلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا عذر قبول کیا اور ان کے لئے استغفار کیا

حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ

مجھے کوئی عذر نہیں تھا میں نہایت قوی رہا سرو سامان تھا۔ لیکن سستی کی وجہ سے نہیں جاسکا

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ

کعب! تم نے سچی بات کی ہے۔ اس لئے اب تمہارے بارے میں فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کرے گا اور اس کا انتظار کرو۔ حضرت کعب بن مالک کے ساتھ دو صحابی اور بھی تھے۔ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ، جنہوں نے حضرت کعب کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ ہم سستی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شرکت نہیں کرسکے۔

کعب بن مالکؓ، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ کے بارے میں آنحضرتؐ کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں صحابہ کرام کے بارے میں حکم صادر فرمایا کہ ان سے کسی قسم کی بات چیت نہ کی جائے۔ ۵۰ روز تک ان کا بائیکاٹ رہا۔ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ نے اپنے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کرلی کعب بن مالکؓ پانچوں وقت مسجد میں آتے، نمازیں پڑھتے رہے، بازار میں گھومتے، لیکن کوئی مسلمان ان سے بات چیت نہ کرتا

ایک دن حضرت کعب بن مالک بازار جارہے تھے کہ ان کو شاہ غسان کا ایک آدمی ملا اور ان کو ایک خط دیا۔ آپ نے خط کھول کر پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ:۔

میں نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) تم سے ناراض ہو گئے ہیں تم میرے پاس آجاؤ میں تم کو عزت دونگا

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ خط پڑھا، تو سوچا یہ بھی ایک آزمائش ہے اور میں نے خط پھاڑ دیا۔

چالیس دن کے بعد آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جاؤ۔ آپ نے دریافت کیا کہ طلاق دیدوں حکم ملا کہ طلاق نہیں صرف علیحدہ رہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو کہا کہ میکے چلی جاؤ اور جب تک اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہ کریں وہیں رہو۔

پچاسویں دن اپنے گھر کی چھت پر بیٹھے تھے اور دل میں کہہ رہے تھے کہ اب تو زندگی سے بیزار ہوں اور زمین و آسمان مجھ پر تنگ ہوگئے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی نے باآواز بلند کہا کعب بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے۔ یہ سنتے ہی فوراً سجدہ میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور مغفرت چاہی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستے جو لوگ ملتے آپ کو مبارک باد پیش کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے

اور چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا کعب کو دیکھ کر فرمایا :-

کعب تم کو بشارت ہو جب سے تم پیدا ہوئے آج سے بہتر کوئی دن نہ گزارا ہوگا پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے معاف فرمادیا ؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :-

میں نے نہیں اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا ہے

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنا مال صدقہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا سارا نہیں کچھ کرو تو حضرت کعبؓ نے خیبر کا حصہ صدقہ کر دیا اور اس کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات دی ہے

قرآن مجید کی یہ آیت حضرت کعب بن مالک کے بارے میں نازل ہوئی ۔

اور اسی طرح ان تینوں شخصیتوں پر بھی (اس کی رحمت لوٹ آئی) جو (معلق حالت میں) چھوڑ دیئے گئے تھے (اور اس وقت لوٹ آئی) جب کہ زمین اپنی ساری وسعت پر بھی ان کے لئے تنگ ہوگئی تھی اور وہ خود بھی ان کے لئے تنگ ہوگئی تھی اور وہ خود بھی اپنی جان سے تنگ آگئے تھے اور انہوں نے جان لیا تھا کہ اللہ سے بھاگ انہیں کوئی پناہ نہیں مل سکتی ۔ مگر خود اس کے دامن میں پس اللہ اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا تاکہ وہ رجوع کریں ۔ بلاشبہ اللہ ہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے بڑا ہی رحمت والا ہے ۔ (ابوالکلام)

فضل و کمال حضرت کعب بن مالکؓ اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے حضرت عثمان ذوالنورین کی شہادت پر روح فرسا مرثیہ لکھا ۔

ان کے اشعار میں حدت ہوتی تھی اور ان کی شاعری کا موضوع کفار کو لڑائی سے ڈرانا اور مسلمانوں کا ان کے قلوب میں سکہ جمانا تھا حضرت کعب بن مالکؓ کے کلام کے اثر کا اندازہ اس سے

باقی صـ۱۹ پر

مولانا محمد اسلم کو صدمہ

شیخوپورہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسلم کے والد محترم مولانا غلام محمد انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم عرصہ تیس سال سے جامع مسجد گنبد والی کے خطیب و امام رہے دار العلوم اسلامیہ کے مہتمم و بانی تھے ۔ جامعہ عائشہ للبنات الاسلام کے نام سے فاروق آباد میں بچیوں کی تعلیم کیلئے ادارے قائم کئے ۔ جن میں ایک میں ترجمہ قرآن پاک اور دوسرے میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم کا انتظام و التزام کیا ہوا تھا ۔ بچیوں کے دونوں مدارس میں معلمات تعلیم دے رہی ہیں ۔ مولانا علاقہ کے ہر دلعزیز مجاہد عالم دین تھے ۔ آپ کی نماز جنازہ میں فاروق آباد اور مضافات سے ہزاروں کی تعداد میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی ۔ بیعت و ارشاد کا تعلق امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ آپ کی وفات سے ضلع شیخوپورہ کے مسلمان ایک معتدل مزاج عالم دین ، منجھے ہوئے خطیب کے وجود سے محروم ہوگیا ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ ، مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ ، مولانا عزیز الرحمان جالندھری ، مولانا اللہ وسایا ، مولانا خدا بخش خطیب مربوہ ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔ ادارہ ختم نبوت کراچی پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور تمام قارئین سے درخواست گذار ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور رفع درجات کی دعا فرمائیں ۔

لورالائی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

لورالائی / مجلس تحفظ ختم نبوت کا بروز جمعہ ۱۶-۱۰-۹۱ کو ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں لورالائی کے ضلعی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ عرف گل علی صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ نائب امیر حاجی محمد اشرف خواجہ خیل اور لورالائی شہر کے علماء خطباء حضرت مولانا گل حبیب مولانا عبداللہ جان صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ عربیہ مخزن العلوم اور دیگر علمائے کرام مجلس تحفظ ختم نبوت کے جیالے کارکنان شہر کے معزز حضرات نے شرکت فرمائی ۔ اور اجلاس میں یہ بات مد نظر تھی کہ لورالائی میں چند نوجوانوں پر مرزائیت کا شبہ تھا ۔ اجلاس میں یہ بات طے پائی کہ ان نوجوانوں سے ملاقات کی جائے ۔ اور مرزائیت کا شبہ کسی طرح سے دور کیا جائے ۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے نائب امیر حاجی محمد اشرف خواجہ خیل حضرت مولانا گل حبیب ، مولانا عبداللہ جان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر جیالے کارکنان نے ان نوجوانوں سے مل کر حلفیہ بیان لیا جس میں انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد زندیق مانتے ہیں اور لاہوری قادیانیوں کو بھی مرتد کافر زندیق مانتے ہیں اور حلفیہ بیان دینے کے بعد ان نوجوانوں سے حلفیہ دستخط لئے گئے ۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی رسول مانتے ہیں ۔ اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر مرتد زندیق دائرہ اسلام سے خارج ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے عہدیداروں کا انتخاب

لاہور (رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے کارکنوں کا اجلاس دفتر ختم نبوت دہلی دروازہ میں منعقد ہوا ۔ جس کی صدارت حاجی بلند اختر نظامی نے کی اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی مدظلہ ، سرپرست مرزا غلام نبی جانباز ، امیر الحاج بلند اختر نظامی ، نائب امیر حاجی منظور احمد مغلپورہ ، قاری محمد نذیر مکی مسجد انارکلی

ناظم اعلیٰ مولانا ظفر اللہ شفیق باغبانپورہ، نائب ناظم حاجی طارق سعید خان شام نگر، مولانا محمد احمد مجاہد چوک دال گراں، خواجہ عزیز الرحمان آرائیں بازار، ناظم تبلیغ قاری حفیظ الرحمان خلیپورہ، حافظ عبدالرشید ارشد مکتبہ رشیدیہ لوئر مال روڈ، ناظم نشر و اشاعت قاری نا... اقبال جامعہ مدینہ کریم پارک، خزانچی محمد قاسم حسن مرغوب... روڈ، انچارج دفتر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ مرکزی مجلس شوریٰ کیلئے عہدیداروں کے علاوہ منظور جڑانوالی حضرات کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ مولانا منظور حسین صدیقی، قاری جمیل الرحمان اختر، علامہ محمد سلطان، محمد اشرف نازی آباد، محمد اعجاز بلوچ راوی روڈ۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ لاہور شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یونٹ کا یونٹی کے ہر حلقے میں قائم کئے جائیں۔ اجلاس میں عالمی تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہبر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، نائب رہبر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم اعلیٰ کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مسلم فرنٹ میں کلیدی آسامیوں میں فائز قادیانیوں کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس پورے لاہور سے بیسیوں کارکنوں اور معززین نے شرکت کی۔

گناہ اور اس کی سزا

المرسل: علی حیدر شجاع آبادی

ہم لوگ گناہوں پر اس لئے دلیر ہو گئے ہیں، کہ ہمیں ان کا علم نہیں ہے۔ ورنہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ وہاں آخرت میں کس قسم کی سزائیں ملنے والی ہیں۔ تو شاید ہم کبھی گناہ کے نزدیک نہ پھٹکتے ذیل میں حدیث کی کتابوں سے چند گناہوں کے نام اور ان کی سزائیں نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ ہمیں عبرت ہو اور ہم سنبھل جائیں۔

ریاکار عابدوں کی سزا

حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ جب الحزن (غم کے کنویں) سے پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا جب الحزن کیا ہے۔ ارشاد فرمایا دوزخ میں ایک گڑھا ہے۔ جس سے روزانہ خود دوزخ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا اس میں کون جائے گا۔ فرمایا، اپنے اعمال دکھلانے والے عابد جائیں گے۔ (ترمذی)

علم چھپانے والے کی سزا

حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جانتے ہوئے نہ بتائی بلکہ اس کو چھپا لیا۔ تو اس کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (مشکوۃ)

شراب یا نشہ پینے والے کی سزا

حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ رب عزوجل نے قسم کھائی ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے۔ میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا کوئی گھونٹ پئے گا۔ تو اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا۔ اور جو بندہ میرے ڈر سے شراب چھوڑ دے گا۔ اس کو مقدس حوضوں سے پلاؤں گا۔ (احمد) مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے اپنے ذمہ یہ عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی نشہ دار چیز پئے گا۔ قیامت کے دن ضرور اس کو "طینۃ الخبال" میں سے پلائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ طینۃ الخبال کیا ہے ارشاد فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا نچوڑ۔ (مشکوۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو عادت شراب پینے کی تھی۔ اور وہ اسی حال میں مر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو نہر الغوطہ سے پلائیں گے۔ عرض کیا گیا نہر الغوطہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہوگی۔ (رواہ احمد و ابن حبان)

بے عمل واعظوں کی سزا

حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج کرائی گئی، میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کی امت کے وہ واعظ ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں، اور اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے ہیں۔ (مشکوۃ)

صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت رسول کریم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا۔ پھر اس کو دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں آگ میں جلدی نکل پڑیں گی۔ پھر وہ اس میں اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ اس کا حال دیکھ کر دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے۔ اے فلاں! تجھے کیا ہوا۔ کیا تو بھلائی کا حکم نہ کرتا تھا اور برائی سے نہ روکتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں تم کو بھلائی کا حکم کرتا تھا۔ اور برائی سے روکتا تھا۔ مگر اس کو خود نہ کرتا تھا۔

فوٹوگرافر کی سزا

حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اور ارشاد فرمایا ہے کہ تصویر بنانے والے دوزخ میں ہونگے۔ اس کی بنائی ہوئی تصویر کے بدلے میں ایک جان بنائی جائے گی۔ جو اس کو دوزخ میں عذاب دے گی۔ اس روایت کے بعد حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ کہ اگر تجھے تصویر بنانی ہو۔ تو درخت یا بے جان چیز کی تصویر بنائے۔ (مشکوۃ)

MIRZA, THE QADIYANI, AND THE BRITISH

By Hasan M. Rawat

Mirza Ghulam Ahmad of Qadiyan and his followers acted as agents of British imperialism in the sub-continent of India in particular and the Middle East and elsewhere in general. The British Administration in India, in return, sheltered, encouraged, financed and helped Mirza Ghulam Ahmad and the Qadiyani community in their anti-Muslim activities. Mirza was never tired of singing praise for his British masters, and to please them he announced a religious decree (fatwa) in the name of Islam, ordering the Muslims that it was irreligious for them to raise arms against the British as the "*Jehad*" had been annulled because the British were Allah's vicegerents on earth. Some quotations from his writings about the *Jehad* are given here.

"As from to-day the commandment regarding the Jehad by the sword has been abolished. There shall be no Jehad after this day. Whosoever takes up arms against the non-believers after this and calls himself a ghazi, (a warrior in the defence of Islam and the Muslims), will be an adversary of the Apostle of Allah who announced thirteen hundred years earlier, the abolition of the Jehad in the time of the promised Messiah. There shall not be a Jehad now after my appearance".

(Khutba-e-Ilhamiah, Roohani Khazain, Vol. 16. p. 28).

"Fighting for religion has been made religiously unlawful. Imam Mahdi and the Messiah has arrived. Allah's light has descended from the sky. There will be no Jehad. On the contrary, he who fights in the Path of Allah now, is an enemy of Allah and the denier of the Prophet".

(Tabligh-I-Risalat, Vol. IV, p.49)

"This sect of the Qadiyani will continue exerting day and night to eradicate the unholy belief of Jehad from the minds of the Muslims". (From a letter of Mirza Ghulam Ahmad to the British Government of India published in the "Review of Religions", Qadiyani Journal No. 5 of 1922).

The aim of Mirza was to make the Muslims of the Indian sub-continent subservient to the British rule. After the suppression and the failure of the Indian armed struggle in 1857, (the British Government called it the "Indian Mutiny"), by the peoples of India, the British policy was to divide and rule.

If they were made to quarrel among themselves the British could exploit the peoples of India. The British rulers used Mirza Ghulam Ahmad to divide the Muslims of northern India who were in the forefront of the Independence movement against the British rule. The British officers gave him guidance, support, protection and finance in his anti-Muslim and anti-Islamic activities in the guise of his claim of a prophet. They knew it well that religion plays a very important role in the lives of the Muslims. If the Muslims were split and made to quarrel, they would cease to be a danger, a challenge to the British rule in India. So Mirza Ghulam Ahmad betrayed Islam and the Muslims of India by playing into the hands of the British imperialists. He became a British stooge. He was given undue importance for his services to his British masters. His followers were given preference and priority in the civil service, police, army, education and trade. They were given scholarships to study abroad. Hence they had the advantage of an early start in education, whereas the Muslims were neglected and rejected during the British rule. As a result, we find the Qadiyanis had the western education and they held high posts in the government of Pakistan where they migrated after the Partition of India in 1947.

Hence, Mirza declared the *Jehad* unlawful after his "arrival" as the "promised Mahdi and Messiah". He ordered his followers to obey the British rule in India. He lost no opportunity to praise the British rulers of India. A few quotations from his writings in the eulogy of his British masters would throw light on Mirza - British relationship.

"I saw an angel in the form of an English youth and received the divine revelation (wahi) in English".

(Braheen-i-Ahmadiyya, p. 480)

"I saw in a trance that Her Imperial Majesty the Queen Victoria of England and the Empress of India (may Allah protect her) appeared and graced my house. She honoured us with the height of love and affection, and stayed for two days in our house. It is, therefore, incumbent on us to thank her".

(Revelations of Ghulam Ahmad by Mansoor Qadiyani, p.17)

"I am faithful and sincere to the English Empire from the core of my heart and soul".

(Supplement to Kitab-ul-Bariyya, p.9)

"I am the scion of a family, which the English Government acknowledge to be faithful to it. My father and my people served the government in all sincerity and with heart and soul. I do not find words to give expression to my thanks and gratitude for the beneficent government. We make obedience to it incumbent on the people".

(Tabligh-i-Risalat, Vol. VII, p.8-9).

"I have spent most of my life in "yesmanship" of the English Government and in opposing the Jehad. I shall continue my efforts till the Muslims become sincerely faithful to the government".

(Tiryaq-ul-Qulub, p.15)

"I have promised Allah that I shall not write a book except that I shall mention in it the favours of the Imperial Government".

(Nur-ul-Haq, Vol. I, p.28)

"We suffer all the tribulations for the sake of our beneficent British Government. We shall bear all these as our duty".

(Arya Dharam, p.79)

Further he said, *"If we disobey the British government, we disobey Islam, Allah and the Holy Prophet (salallahu alayhi wasallam)".*

(Verbatim address of Ghulam Ahmad in his letter, "For the attention of the Government")

"I thank Allah that he has provided me with a shelter and a shade of the blessings of the British under whose protection I am able to work and preach....I could not have succeeded in my lofty aims under the protection of any other government except the Government of His Majesty, the Emperor of India, George V".

(Zahurat-ul-Imam, p.23) (Tuhfa-e-Qaisariya p.29)

In his petition to the British Viceroy of India he said, *"Hereby I beseech and hope in the exalted government that they protect my family which has proved through fifty years of extreme faithfulness and sincerity..... Due to this, I hope that they protect this plant which has been planted by none else than themselves..... By virtue of our eminent services we deserve to request the government for help and succour so that no one does harm to us".*

(Tabligh-i-Risalat by Qasim Qadiyani, p.7)

"The British Government has done us numerous favours. We fulfil our aims with complete satisfaction and composure .... We travel to other countries for missionary work. Even there, the British government renders us support".

(Barkat-ul Khilafat by Second Qadiyani Khalifa, Bashiruddin Mahmud Ahmad, p.65)

"I have been many times accused of being an agent of the English. But the good aims of Qadiyanism are inter-related with the aims and objects of the British Government. I am anxious to serve the government and do my duty to it". (A letter of Muhammad Amin, a Qadiyani missionary, published in *"Alfadl"* of 28th September, 1923).

"Verily, the British Government is our shield". (Alfadl, dated 19th October, 1910).

These quotations from the writings of the Qadiyani pretender-prophet Mirza Ghulam Ahmad, his Khalifa, Qadiyani missionaries and the Qadiyani newspaper, *"Alfadl"*, clearly prove the British hand behind the Qadiyani movement which aimed to dissipate the forces of Islam; to disintegrate its edifice, to dismantle the philosophy of Islam in subtle and secret manner from within, in the garb of Islam, instead of an open confrontation; to misguide the Muslims by deception and create dissension and thus weaken the Muslims. They did it all at the instigation of their masters, the British imperialists.

Mirza Ghulam Ahmad got a large amount of money from the British, so he could travel from city to city, live in lofty buildings and enjoy a high standard of life. Could he have done all these things on his monthly income of fifteen rupees? The British Government protected him against the anger and ire of the Muslims of India. It encouraged him to attack the fundamental tenets of Islam, the Muslims, their leaders and theologians (Ulema), Prophets, the Companions of the Holy Prophet Muhammad (sallallahu alayhi wasallam) members of the Prophet's (sallahu alayhi wasallam) family, his successors (Caliphs) and his grandsons.

They praised those who attacked the Holy Prophet (sallallahu alayhi wasallam) and scoffed at those who sacrificed their lives for the glory of Islam and the honour of the Holy Prophet (sallallahu alayhi wasallam) while Mirza and his followers sacrificed their lives and properties for their British lords who rewarded the Qadiyanis with special privileges in the Indian civil and military service, scholarships to the Qadiyani students to study in the United Kingdom and other European countries, special rights in industry, commerce etc. It patronized the Qadiyani propaganda in the press and literature. The Qadiyani missionaries were given letters patent for help and protection in the British colonies. So they opened missions in the former British colonies e.g. Tanzania, Kenya, Nigeria, Ghana, Sierra Leone, Gambia, Malaysia, etc. With British help they occupied the famous Woking Mosque in London for some time. The British Government readily issued them visas and passports.

Mirza compromised the honour of the Holy Prophet Muhammad (sallallahu alayhi wasallam) and of his revered wives (the Mothers of the Ummah) in his books, so the Muslims of India arose in anger. They held demonstrations and asked the British Government to ban the books, but, instead, it provided protection to Mirza and his people. He acknowledged the blessings of the British Imperialism in his memorandum which he submitted to Queen Victoria on her visit to India.

Mirza saw the Muslim Ulema as his chief enemies because they preached true Islamic beliefs and opposed his claim of prophethood; so he wrongly accused them of preaching a belief in "*Jehad*" by the Mahdi and the promised messiah because, as he alleged, the Muslim Maulvis were poor; they hoped to get a share in the war plundering. What an impudent, baseless accusation against the scholars of Islam!

Hundreds of Qadiyanis joined the British army, during the so-called First World War of 1914-18. (It was really a war of European Imperialism which involved their colonies in Africa and Asia). They fought in the Middle East. When the British army entered Iraq, Bashiruddin Mahmud Ahmad; his second Khalifa addressed the Qadiyani gathering thus, *"The Muslim Ulema accuse us of co-operation with the British and taunt us at our happiness at their victories. Why shouldn't we be happy and*

rejoice? Our Imam has said, "I am the Mahdi and the British Government is my sword. We wish to see the glare and lightning of this sword in Iraq, in Syria and elsewhere. Verily, Allah has sent down angels to lend support and help to this government".

(Alfadl of 7th December, 1918).

He expressed happiness at the time of the entry of the British forces in Jerusalem and praised the British Government on the fall of the Ottoman Empire (Sultanate of Uthman in Turkey) in the First World War. *"Alfadl"* wrote' *"We thank Allah a thousand times on the victories of the British ... as our Imam used to pray for her victory.... Also the doors of our call towards Qadiyanism..... have opened because of the extension of the British Empire".*

(Alfadl of 23rd November, 1918).

The Qadiyanis did not join the Khilafat Movement in support of the Ottoman Sultan. They did not take part in the nationalist independence struggle in India. They prayed for the continuity of the British Raj in India. There was not a single Qadiyani nationalist in the Indian political movement. They opposed the demand for the Muslim homeland of Pakistan because they would not be tolerated in independent India or Pakistan. No Muslim country would tolerate their anti-Muslim and anti-Islamic activities. The Indian nationalists also eyed them with suspicion.

During the war between British India and Afghanistan, Qadiyani spies were smuggled into Afghanistan. Three Qadiyani spies namely, Abdul Latif, Mulla Abdul Halim and Mulla Nur Ali were arrested. Documents and letters were found on them, so they were executed, but the Qadiyani Khalifa expressed his pleasure at their sacrifice in the service of the British Imperialism. They were British agents. They plotted and conspired against the Afghanistan Government.

The British imperialists made extensive use of the Qadiyani missionaries in Europe, especially in Nazi Germany for spying in the garb of preaching religion. Even now they work under the label of Islam and continue their suspicious activities besides playing their usual role to create scepticism among the illiterate, ignorant, simple-minded and weak Muslims who fall victims to their propaganda in the hope of worldly gains.

All the prophets, their true successors and sincere followers have always opposed and resisted tyrants and wrongdoers. A well-known Tradition of the Holy Prophet (Sallallahu alayhi wasallam) says, "The best (kind of) *Jehad* is (to proclaim) the word of truth in the face of a tyrannical ruler." The Holy Prophet (Sallallahu Alayhi Wasallam) and his noble Companions never co-operated with any power that stood for falsehood, injustice and tyranny. History of Islam is replete with such protests and revolts. But contrary to the teachings and spirit of Islam, Mirza Ghulam Ahmad was always full of praise for the greatest evil of the age, the British Imperialism, the usurper of the Islamic dominions and the greatest opponent of the Muslims. He lavishly praised the British from 1880 till his death in 1908. Allegiance to the British was a pillar of his new faith, so he declared that the abrogation of *Jehad* was the greatest object of his pseudo-prophethood. On behalf of the British, Abdul Latif, a Qadiyani missionary, undertook to purge the Afghans of the spirit of *Jehad* against the British. The Afghan Government executed him. Mirza and his Khalifas tried their best to make the Muslims the slaves of the British.

The famous poet-philosopher of the East, Dr. Muhammad Iqbal wrote.

"The Shaikh is "mureed" of the Firangi Lord,

Speaks he though from the heights of Bayazid.

He said, Religion's glory lies in Slavery;

And Life consists of the lack of ego.

He reckoned the State of others to be a blessing;

Danced around the Cathedral and fell down dead."

How aptly it fits in on Mirza Ghulam Ahmad Qadiyani and his people!

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶،۷۴ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ